اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / اٹھارہواں اجلاس (پہلی نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز بدھ مورخہ 11رفروری 2026ء بمطابق ۲۲رشعبان المعظم ۱۴۴۷ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	پینل آف چیئر پرسنز۔	04
3	دُعائے مغفرت۔	04
4	رخصت کی درخواستیں۔	04
5	صوبہ میں امن وامان کی صورتحال پر عام بحث۔	05
6	مذمتی قرارداد۔	05

جلد 18 ☆☆☆ شمارہ 1

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب خالد احمد قمبرانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز بدھ مورخہ 11/فروری 2026ء بمطابق ۲۲/شعبان المعظم ۱۴۴۷ھ۔

بوقت سہ پہر 3:45 منٹ پر زیر صدارت کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِيۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوةِ ط اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيۡنَ ۝۱۵۳ وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ يُّقۡتَلُ
فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتٌ ط بَلۡ اَحۡيَآءٌ وَّلٰـكِنۡ لَّا تَشۡعُرُوۡنَ ۝۱۵۴ وَلَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَىۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ
وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ط وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيۡنَ ۝۱۵۵ لا الَّذِيۡنَ اِذَآ
اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِيۡبَةٌ لا قَالُوۡٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّـآ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ ۝۱۵۶ ط اُولٰٓـئِکَ عَلَيۡهِمۡ صَلَوٰتٌ
مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَرَحۡمَةٌ قف وَاُولٰٓـئِکَ هُمُ الۡمُهۡتَدُوۡنَ ۝۱۵۷

پارہ نمبر ۲ سُوۡرَۃُ البقرہ آیات نمبر ۱۵۳ تا ۱۵۷

ترجمہ: اے مسلمانو! مدد لو صبر اور نماز سے بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور نہ کہو اُن کو جو مارے گئے خدا کی راہ میں کہ مُردے ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم کو خبر نہیں۔ اور البتہ ہم آزمائیں گے تم کو تھوڑی سی ڈر سے اور بھوک سے اور نقصان سے مالوں کے اور جانوں کے اور میوؤں کے۔ اور خوش خبری دے اُن صبر کرنے والوں کو کہ جب پہنچے اُن کو کچھ مصیبت تو کہیں ہم تو اللہ ہی کا مال ہیں اور ہم اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں پر عنایتیں ہیں اپنے رب کی اور مہربانی اور وہی ہے سیدھی راہ پر۔ صدق اللہ العظیم۔

جناب اسپیکر: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہ ۔وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۔صَـدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْم ۔میں قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 ء کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت رواں اجلاس کے لیے ذیل اراکین اسمبلی کو پینل آف چیئر پرسنز کے لیے نامزد کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: **پینل آف چیئر پرسنز۔**

۱۔ جناب محمد صادق سنجرانی صاحب۔ ۲۔ میر غلام دستگیر بادینی صاحب۔

۳۔ مولوی نوراللہ صاحب۔ ۴۔ محترمہ اُم کلثوم صاحبہ۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر محکمہ مال): خودکش حملے میں ہماری فورسز کے جتنے بھی جوان شہید ہوئے ہیں اُن کے لیے دعا مغفرت کریں۔

جناب اسپیکر: فاتحہ کرتے ہیں اُن کے لیے۔ جی مولوی صاحب! آئیں فاتحہ کرتے ہیں۔

میر زابد علی ریکی: سر! کچھ دن پہلے ہمارے شاہد ملازئی کو خاران میں سات بندوں کے ساتھ اُس کے گھر میں شہید کیا گیا تھا اُن کے لیے بھی دعا مغفرت کریں۔

جناب اسپیکر: جی بالکل اُن کے لیے فاتحہ خوانی کرتے ہیں جی مولوی صاحب مہربانی کریں۔

(دُعا مغفرت کی گئی)

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں۔

سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): میر صادق عمرانی صاحب، سردار فیصل خان جمالی صاحب، سردار عبدالرحمٰن کھیتران صاحب، ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ صاحب، میر یونس عزیز زہری صاحب، میر اسد اللہ بلوچ صاحب، جناب رحمت صالح بلوچ صاحب، میر جانزیب مینگل صاحب، جناب سنجے کمار صاحب، جناب روی پہو جا صاحب، محترمہ شہناز عمرانی صاحبہ، محترمہ ہادیہ نواز صاحبہ، اور محترمہ صفیہ بی بی صاحبہ نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔

جناب اسپیکر: **صوبہ میں امن و امان کی صورتحال پر عام بحث۔**

جناب اسپیکر: چونکہ آج کی نشست میں صوبے میں امن وامان کی صورت حال کی بابت عام بحث ہوگی۔لہذا کوئی رکن اسمبلی اپنی مشترکہ مذمتی قرارداد پیش کرنے کی بابت تحریک پیش کریں۔

میر سلیم احمد کھوسہ (وزیر مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ): مَیں سلیم احمد کھوسہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ زیر مشترکہ مذمتی قرارداد پیش کرنے کی بابت (2) 103 کے لوازمات کو معطل کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہذا محرکین میں سے کوئی ایک محرک اپنی مذمتی قرارداد پیش کریں۔

وزیر مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: ہرگاہ کہ مورمہ 31 جنوری 2026ء کو خوارج فتنہ الہندوستان سے وابستہ دہشت گردوں نے اپنے گرتے ہوئے مورال کو سہارا دینے کے لئے بلوچستان کے مختلف شہروں میں ناکام دہشت گرد حملے کیے۔جس کے نتیجے میں نہتے بے گناہ معصوم شہریوں کے شہید اور متعدد افراد کے زخمی ہونے اور خواتین کے استحصال، زبردستی ذہنی دباؤ اور بلیک میلنگ کے ذریعے انہیں ریاست اور معاشرے کے خلاف استعمال کرنے کی مذموم کوششوں پر بلوچستان صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان اس کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔

یہ ایوان واضح طور پر اعلان کرتا ہے کہ دہشت گردی کی یہ بزدلانہ کارروائیاں صوبہ بلوچستان کے امن، استحکام اور ترقی کو سبوتاژ کرنے کی ناکام کوشش ہے اور قوم ایسی کسی بھی سازش کے سامنے ہرگز سر نہیں جھکائے گی۔

یہ ایوان متاثرہ خاندانوں سے دلی ہمدردی اور یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہے کہ شہداء کی مغفرت فرمائے اور اوران کے درجات بلند کرے اور زخمیوں کو جلد صحت وتندرستی عطا فرمائے۔

یہ ایوان شہریوں کی جانوں کے تحفظ اور پاکستان کی سالمیت کے تحفظ کے لئے تمام قانون نافذ کرنے والے اداروں کے غیر متزلزل عزم، بہادری اور قربانی کو خراج تحسین پیش کرتا ہے جن کی بدولت مذکورہ دہشت گردوں کے خلاف کامیاب آپریشن کا انعقاد ممکن ہوا۔جس کے نتیجے میں ملک کے تمام دہشت گرد جہنم واصل ہوئے۔

یہ یوان اس عزم کا اعادہ کرتا ہے کہ بلوچستان کے عوام امن، رواداری اور بھائی چارے کے ساتھ دہشت گردی اور تشدد کے خلاف متحد رہیں گے۔اور کسی بھی قیمت پر امن کو سبوتاژ نہیں ہونے دیں گے۔، دہشت گردی کے خلاف جدوجہد میں ریاستی اداروں اور سیکورٹی فورسز کے شانہ بشانہ کھڑی اور امن دشمن عناصر کو کسی صورت کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔انشاءاللہ۔

جناب اسپیکر: مشترکہ مذمتی قرارداد پیش ہوئی۔اس سے پہلے کہ آپ admissibility کی وضاحت فرمائیں، مَیں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو بھی بولنا چاہے۔مَیں سب کو موقع دوں گا۔اور سب سے گزارش یہ ہے کہ ٹائم کا خیال رکھیں۔اور مختصراً اور جامع بات کریں جو بھی آپ نے بات کرنی ہے۔میر عاصم کرد گیلو صاحب۔

وزیر محکمہ مال: thank you اسپیکر صاحب! بہت۔اسپیکر صاحب! حالیہ دنوں میں جو ہمارے بلوچستان کے مختلف شہروں میں دہشت گردی کی وارداتیں ہوئیں۔مَیں اپنی طرف سے اور اپنے حلقے کی طرف سے بلوچستان اسمبلی کی طرف سے ان کی بھرپور مذمت کرتا ہوں۔اسپیکر صاحب! لوگ اپنے گھروں میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے۔تو اِن دہشت گردوں نے اُن پر ایک بزدلانہ حملہ کیا۔مگر اُس کے ساتھ ہی ہماری فورسز نے اُن کا بھرپور جواب دیکر اُنہیں پسپا کردیا۔حالیہ کچھ عرصوں سے دہشت گرد یہ چاہ رہے ہیں کہ ہم اتنے سارے شہروں کو disturb کریں اور اپنے مذموم عزائم میں کامیابی حاصل کریں۔مگر یہ بالکل ہو ہی نہیں سکتا۔اسپیکر صاحب! اس سے پہلے بھی دہشت گردی کی ایسی لہر آچکی تھی۔مگر ہماری فورسز نے اُن کا بھرپور جواب دیا۔اُس کے بعد وہ پسپا ہوگئے ابھی ایک دفعہ پھر اپنے اُس عزائم کیلئے پھر اُٹھ کھڑے ہوں گے۔مگر کامیابی اِس کو نصیب نہیں ہوگی۔اسپیکر صاحب! امن امان کا مسئلہ ہم صرف فورسز پر نہیں ڈالیں ہم اپنے پر بھی۔ہمارا بھی حق بنتا ہے کہ ہم اپنی فورسز کے ہاتھ بٹائیں۔یہ سارا معاشرہ کیمونٹی ساتھ ہو۔تو انشاءاللہ جلد یہ جو دہشت گردی کی جو لہر آئی ہوئی ہے یہ ختم ہوگی۔اکیلا فورسز سے اور ہماری Law and Forces Agencies سے یہ مکمل ختم نہیں ہوسکتا۔ہم جب سارے ان کا ساتھ دیں گے۔ان کے ہاتھ بٹائیں گے اور وہ اُس ٹائم پر ختم ہوگا۔کیونکہ ہمارے معاشرے میں اگر کوئی بھی اِن دہشت گردوں کا ساتھ دیگا تو اُن کو تقویت ملے گی۔ہماری کوشش یہ ہوگی کہ ہمارے جتنے بھی بھائی ہیں ہمارے جتنے بھی معاشرے میں شہروں میں لوگ بستے ہیں اُن کی نشاندہی کریں اور اُن کو فورسز کے حوالے کریں۔یہ اُن کو پناہ نہیں دیں اور اُن کا پیچھا کریں۔یہ اگر اِنہی شہروں میں بستے ہیں اور ادھری سے حملہ کرتے ہیں۔مَیں اسپیکر صاحب! اس سے پہلے بھی کہہ چکا ہوں ہم برملا اس دہشت گردی کی مذمت کرتے ہیں اور اپنے عوام سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ آپ لوگ بھی سارے اِن کی مذمت کریں اور اِن کی نشاندہی کریں۔thank you

جناب اسپیکر: Thank you very much بخت کاکڑ صاحب۔

جناب بخت محمد کاکڑ (وزیر محکمہ صحت): thank you جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: آپ پرچی بھجوائیں اگر آپ نے بولنا ہے تو۔جن حضرات نے بولنا ہے وہ مہربانی کرکے پرچی

بھجوائیں۔

وزیرمحکمہ صحت: پچھلے ہفتے جس طریقے سے فتنہ الہندوستان کے دہشتگرد بلوچستان کے مختلف علاقوں میں ہماری سیکورٹی فورسز پر سیکورٹی installations پر جس طریقے سے حملہ آور ہوئے اور جس وحشت اور بربریت کا مظاہرہ کیا اور جس بزدلانہ طریقے سے عام شہریوں کو شہید کیا اُس کی ہم بھر پور الفاظ میں مذمت کرتے ہیں اور salute پیش کرتے ہیں اُن تمام بہادر پولیس کے نوجوانوں کو، پولیس افسران کو۔فرنٹیئر کور کے نوجوانوں کو فرنٹیئر کور کے آفیسرز کو۔ پاک آرمی کو۔ کہ جس طریقے سے اُنھوں نے respond کیا جس طریقے سے اُن کو جہنم واصل کیا اُس پر پوری قوم کا سر فخر سے بُلند ہے۔ اور مَیں اُن ماؤں کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے ایسے بہادر بیٹے جنے ہیں جنہوں نے اِس وطن کے لیے اِس مٹی کی خاطر شہادتیں دیتے آ رہے ہیں اور اِس واقعے میں بھی اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر اُنہوں نے اپنی شہادتیں دیں اور ہم سب یقیناً فخر محسوس کرتے ہیں اپنی تمام سیکورٹی فورسز پر۔ اور اُن کی قربانیوں پر۔ جہاں تک تعلق ہے law & order کی situation کا کہ بلوچستان میں جب یہ law & order situation خراب ہوئی اِس دوران mian stream media پر ایک discussion چل رہی تھی اور اُس میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کو ابھی تک بلوچستان کا جو مسئلہ ہے بلوچستان میں جو بدامنی ہے اُس کا اُن کو کچھ پتہ نہیں ہے اور وہ اپنا ایک narrative بیان کرتے ہیں اِس کو حقوق کی جنگ قرار دے رہے ہیں۔ یا پھر اِس کو security failure کہہ رہے ہیں۔ میرے خیال میں جب سے ہماری حکومت بنی ہے اور سی ایم بلوچستان نے lead role لیا ہے بلوچستان کی story کو جس طرح present کیا ہے بلوچستان کا جو true stroy teller ہے جس طرح میڈیا پر آ کر پورے پاکستان کو پوری دنیا کو اِس وقت جو insurgency ہو رہی ہے اُس کے بارے میں جو بتایا ہے this is the real stroy لیکن اب بھی بہت سے لوگ اِس کو حقوق کی جنگ قرار دے رہے ہیں میرے خیال میں 18th amendment کے بعد جو حقوق پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت میں تمام صوبوں کو ملیں بلوچستان کو بھی وہ سارے حقوق provincial autonomy ملی اِس فورم کو اِس august House کو اختیار ہے کہ وہ بلوچستان کے بارے میں جو بھی فیصلے کرے اور ہم کرتے آ رہے ہیں۔ تو اِس وقت گزارش یہ ہے کہ جناب اسپیکر! کہ یہ کسی بھی صورت میں حقوق کی جنگ نہیں ہے حقوق کی جنگ میں کبھی بھی ایسا نہیں ہے کہ آپ نہتے شہریوں کو یا بس سے اُتارتے ہو یا پھر آ کر ایسے شہر پر حملہ آور ہو جاتے ہو اور وہاں معصوم لوگوں کو آپ مار رہے ہیں ہم نے دو دن پہلے سی ایم صاحب کی قیادت میں جن شہداء کی ہم families سے ملے۔ اُن کا قصور کیا ہے اُن کا قصور صرف یہ ہے کہ وہ فورسز کی employement ہیں وہ اپنی job کر رہے ہیں وہ اپنے ملک کی ہم سب عوام کی حفاظت کر رہے ہیں اِس پر وہ مارے گئے معصوم انتہائی غریب لوگوں کو

جو فیملی کی کفالت کا ذریعہ تھے اُن کو ٹارگٹ کیا گیا یہ کون سے حقوق کی جنگ ہے۔ سی ایم بلوچستان کا جو بیانیہ ہے کہ یہ صرف جنگ ہے پاکستان میں خصوصاً بلوچستان میں امن وامان خراب کرنے کی یہ انڈیا کے proxies ہیں اور انڈیا کو جو خفت اُٹھانی پڑی جو گھمنڈ تھا جو غرور تھا وہ ہم نے معرکہ حق میں فیلڈ مارشل جنرل عاصم منیر کی قیادت میں اُس کا گھمنڈ خاک میں ملایا اب اُس کا بدلہ وہ نہیں لے سکتا proxies کے ذریعے یہاں اِس طرح کا کھیل، کھیل رہے ہیں اور یہ کھیل اب آشکار ہو گیا ہے عوام پر بھی، لوگ جان چکے ہیں اور لوگوں کو اِس چیز کا پتہ چل گیا ہے کہ یہ ہماری جنگ نہیں ہے بلوچستان کے لوگوں کی جنگ نہیں ہے۔ اِسی debate میں بہت سے anchorpersons کہہ رہے تھے کہ اِن لوگوں سے بات چیت کیوں نہیں کی جائے حکومت بات چیت کیوں نہیں کرتی ہے پہلے تو ہم آج یہ august fourm ہماری وفاقی حکومت ہمارے سارے پولیٹیکل لیڈرز اِس چیز کو ثابت کریں یا اِس چیز پر بیٹھ جائیں کہ آیا یہ سیاسی مسئلہ ہے اگر سیاسی مسئلہ ہے تو سیاسی مسئلے پر سی ایم صاحب نے اِس فورم پر کئی بار اپوزیشن لیڈر کو ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کو سب کو دعوت دی ہے کہ میری طرف سے آپ کو اجازت ہے کہ آپ مذاکرات کریں۔ اگر سیاسی لوگوں سے مذاکرات کرنے ہیں تو کون ہیں کن لوگوں سے بات کرنی ہے۔ یہ جو جنگ یہاں مسلط کی گئی ہے یہ تو سیاسی لوگوں کی طرف سے مسلط نہیں ہے اگرچہ کچھ لوگوں کی sympathies ہیں اُن کے ساتھ لیکن they are not political leaders یہاں پر سیاسی لوگ ہیں وہ ناراض ہو گئے ہیں ہم اُن کے ساتھ بیٹھ جائیں اور ہم اُن کے ساتھ بات کریں تیسری اہم بات ہے کہ موجودہ حکومت نے یہ جب حکومت بنی۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین نے اُس وقت مجھے یاد ہے کہ سی ایم صاحب کو یہ جو disappearance کا enforced disappearance کا جس پر بہت زیادہ سیاست ہوئی کئی عرصے تک کہ ہمارے ہاں جو ہے enforced disappear جاتا ہے۔ اِس پر جو اِس august House نے سی ایم بلوچستان کی قیادت میں جو legislation کی اب وہ تمام مسئلے مسائل جس پر politics ہوتی ہوئی وہ سارے مسئلے مسائل موجودہ حکومت نے اِس august House نے ختم کی۔ جب یہ تمام چیزیں ختم ہوئی ہیں تو اب اِس کا پھر کوئی جواز نہیں رہتا کہ آپ آئیں لوگوں پر حملہ آور ہوں۔ یہ صرف یہاں امن وامان کو خراب کرنے کی ایک سازش ہے جس کا ہم سب نے مردانہ وار مقابلہ کرنا ہے ایک شخص کی جنگ نہیں ہے یہ پوری سوسائٹی کی بلوچستان کے ہر بچے ہر نوجوان ہر بزرگ کی بلوچستان کے ہر ڈاکٹر ہر انجینئر کی بلوچستان کے ہر پڑھے لکھے شخص کی جنگ ہے۔ اِس صوبے کو اِس ملک کو ہم نے بچانا ہے ہم نے اپنا حصہ ڈالنا ہے وہ کسی بھی ذریعے سے ہے وہ یہ ہے کہ ہم ہر فورم پر اِس چیز پر discussion کریں۔

جناب اسپیکر: ok

وزیر محکمہ صحت: بات کریں اِس چیز پر debate ہو اور جب تک ہم اِس پر debate نہیں کریں گے ہم اِس پر بات نہیں کریں گے مجھے افسوس یہی ہوتا ہے کہ بلوچستان کے حالات کا اگر پنجاب کے یا اِسلام آباد میں بیٹھے ہوئے anchorpersons کو صحیح وہ pursue نہیں کر رہے اِس مسئلے کو ہماری طرف سے کمزوری ہے کہ ہم اِس message کو صحیح convey نہیں کر رہے ہیں کہ بلوچستان میں جو امن وامان خراب ہے اُس کی وجہ کیا ہے؟ اُس کی وجہ وہی proxy ہے جو ہمارا دُشمن ہے اِنڈیا اور باقی جو ابھی پاکستان کی ترقی کو نہیں دیکھنا چاہتے ہیں اِن دو سالوں میں ہم نے بلوچستان کو جس track پر لایا ہے despite the worst security situation

جناب اسپیکر: conclude please

وزیر محکمہ صحت: ہم نے بلوچستان کو ترقی کی راہ پر لایا ہے اور developments کے جو projects ہو رہے ہیں governance جتنی بہتر ہو رہی ہے meritocracy پر جو کام ہو رہا ہے یہ پوری دنیا دیکھ رہی ہے پورا پاکستان دیکھ رہا ہے اور اُس کو سارے لوگ appreciate بھی کر رہے ہیں۔ یہ ساری وہ policies ہیں کہ ساتھ میں ہماری سیکورٹی فورسز وہ Intelligence Base Operation بھی کر رہی ہیں۔

جناب اسپیکر: ok, ok

وزیر محکمہ صحت: اور ہم بھی کر رہے ہیں تو ہم اپنی تمام سیکورٹی فورسز کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں ڈٹ کے کھڑے ہیں انشاءاللہ ہمارا support, overall support تمام سیکورٹی فورسز کے ساتھ رہے گا اور انشاءاللہ وہ دن دور نہیں کہ بلوچستان میں امن ہوگا اور سکون ہوگا اور یہاں انشاءاللہ ترقی ہوگی۔

جناب اسپیکر: thank you

وزیر محکمہ صحت: اور بلوچستان پاکستان کی ترقی کے لیے ایک دروازہ ہوگا۔ thank you

جناب اسپیکر: thank you بخت محمد کاکڑ صاحب۔ زابد علی ریکی صاحب۔

میر زابد علی ریکی: بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔ thank you جناب اسپیکر صاحب! بلوچستان اسمبلی کا جو آج کا اجلاس ہے امن وامان کے حوالے سے، بلوچستان واقعی جناب اسپیکر صاحب! ہر تحصیل ہر ڈسٹرکٹ خاص طور پر آپ کا جو بلوچستان کا capital city ہے امن وامان ہاتھوں سے گیا ہوا ہے جناب اسپیکر صاحب! حتیٰ کہ ریڈ زون پر آ گئے ہیں آپ نے خود دیکھا باقی ہر ڈسٹرکٹ میں آپ نے دیکھا ان کی کیا حالت ہے۔ یہ غلط پالیسیاں جناب اسپیکر صاحب! سیاست دانوں کو نوابوں کو سرداروں کو آپ نہیں بٹھاتے ہیں بات نہیں کرتے ہیں ناں۔ تو یہ حالت ہے جناب اسپیکر صاحب! بیٹھیں بات کریں جتنی سیاسی پارٹیز ہیں ہمارے بخت صاحب نے بات کی۔ بخت صاحب! آپ بات تو سنیں

ناں آپ گہرائی میں نہ جائیں آپ بات کو ذرا سن لیں کہ یہ وجہ کیا ہے؟ یہ کس کے ہاتھوں سے ہو رہا ہے بلوچستان کی حالت دس سال پہلے اِس طرح نہیں تھی یہ دو سالوں سے کیوں اِس طرح ہے؟ پہلے بھی بلوچستان تھا پہلے بھی ہم بائی روڈ سفر کرتے تھے ابھی تو بائی روڈ سفر کرنا میں کہتا ہوں وہی ہے اگر آپ 30 گاڑیاں 50 گاڑیاں اپنے ساتھ لے جائیں وہ تو ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر: تو بات چیت کے لیے سی ایم صاحب کہتے ہیں میرا دروازہ ہر وقت کھلا ہے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! آپ پانچ، چھ گن مینوں سے آپ کچھ نہیں کر سکتے جناب اسپیکر صاحب! یہ جو میں بتا رہا ہوں صاف اور شفاف الیکشن کریں جو فارم 47 وغیرہ ہیں جناب اسپیکر صاحب! آپ اِس کو ignore کریں عوامی مینڈیٹ، عوام کیا چاہتے ہیں؟ عوام کے جو رائے حق ہے جناب اسپیکر صاحب! آپ اُس کو چھین رہے ہیں جو عوام جس پارٹیز جس لیڈر کو چاہتا ہے آپ اُس کو ignore کر رہے ہیں آپ اُس کو demolish کر رہے ہیں تو اُس کا انجام تو یہی ہے جناب اسپیکر صاحب! اگر بات کریں، کہتا ہے یہ بات کر رہا ہے اگر بات نہیں کریں منہ بند کریں تو منہ بند کرنے سے بس چپ ہو جائیں پھر نام بھی مناسب نہیں ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! ہماری باتیں سنیں ہم مشورہ دے رہے ہیں بالکل نہیں کریں no problem ہماری بات آپ نہیں سنیں اِس کان سے سونے اُس کان سے نکالیں مگر یہ دیکھ لیں کہ یہ بندہ کس حوالے سے یہ بات کرنا چاہتا ہے۔ یہ بندہ کیا کہنا چاہتا ہے۔ اِس سرزمین کے لیے اِس پاکستان کے لیے کیا کرنا چاہتا ہے جناب اسپیکر صاحب! یہ اِس ملک کا دُشمن ہے یا ملک کے دشمنوں کے ساتھ ہے یا یہ امن و امان کے ساتھ نہیں کھڑا ہے؟ جناب اسپیکر صاحب! ذرا وہ بات کریں وہ بات کسی تک پہنچا دیں کہ کم از کم آپ کی بات کا وزن ہو جائے جناب اسپیکر صاحب! مشرف 24 گھنٹے اِس طرح اِس طرح کر رہا تھا ایک نواب اکبر خان کو شہید کیا ابھی آپ حالت دیکھیں کیا ضرورت تھی بھائی؟ بات کر لیتا مذاکرات کر لیتا، آج نہیں کل، کل نہیں پرسوں غلط پالیسیاں ہیں جناب اسپیکر صاحب! غلط پالیسیوں سے یہ انجام ہے۔ آج آپ کے تاجر آپ کے کاروباری حضرات سارے بلوچستان سے نکل رہے ہیں جناب اسپیکر صاحب! سندھ اور پنجاب جا رہے ہیں کیوں جا رہے ہیں؟ investement کیوں پنجاب اور سندھ اسلام اباد میں کر رہے ہیں؟ یہی وجہ ہے امن و امان نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب! بندے اپنی فیملیوں کو یہاں سے بھی شفٹ کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں بچوں کو شفٹ کرنے پر لگے ہیں یہاں کون زندگی گزارے گا جناب اسپیکر صاحب؟ اِس طرح بیٹھ کے سو کے مار کے چلے جائیں کچھ بھی نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب! تو یہی وجہ ہے جناب اسپیکر صاحب! شہباز شریف! لگے ہیں اٹھارہویں ترمیم کو ختم کرنے NFC award کو ختم کریں گے جناب سپیکر صاحب! دیکھیں۔ یہ پالیسی جو ہو رہے ہیں ناں ابھی دیکھیں مہینہ دو مہینے کے

بعد۔شہباز شریف نے بارڈر بند کیا ہے جناب اسپیکر صاحب! آپ کہتے ہیں دہشت گردی ختم کریں آپ بارڈر کو کھول دیں میں قسم کھاتا ہوں اِنشاء اللہ دہشت گردی ختم ہوگی۔آپ نوکریاں دے دیں سی ایم صاحب! سارے کام آپ کررہے ہیں آپ بات کریں آپ کہتے ہیں یہ بات کررہے ہیں ہمارے دل جل رہے ہیں سی ایم صاحب آپ ایک بندہ ہیں پوری ذمہ داری آپ نے اُٹھائی ہے کیوں؟ منسٹر حضرات بیٹھے ہیں میری بات آپ لوگوں کو لگے گی تھوڑی برداشت کریں۔دوسالوں کی پوسٹ ہیں cancel کررہے ہیں کیوں کینسل کررہے ہیں؟ دے دیں بھاڑ میں جائے جس کو دینا ہے دے دو، بندے فون کررہے ہیں کب آرڈر ہونگے؟ منسٹر صاحب کام نہیں کررہے بھئی کرو جس کو دینا ہے کرلو بھئی، بارڈر کھولو شہباز شریف نے چمن، نوشکی چاغی واشک، گوادر بارڈر بند کیے ہیں کیا کریں روزگار کیا ہے جناب اسپیکر صاحب!؟ اس پیٹ نے لوگوں کو پہاڑوں پر لے گیا ہے اور کسی نے نہیں لیا گیا ہے۔آدمی جو کرتا ہے اِسی پیٹ کی خاطر کرتا ہے اپنے بچوں کی خاطر یہ کرسکتا ہے اِنڈیا کیا دے رہا ہے؟ اِنڈیا پاکستان کا دُشمن ہے اِنڈیا پیسے دے رہا ہے، انڈیا پیسے دے رہا ہے کیا دے رہا ہے؟ ہم روزگار چھین رہے ہیں ہم نوکریاں نہیں دے رہے ہیں کیوں نہیں دے رہے ہیں؟ بھئی وجہ کیا ہے کیا گناہ کیا ہے؟ مریم شہباز شریف کل آ گئیں کیا کیا دس ارب دیے کس کو دیے؟ شہباز شریف آئے تھے دو سال تین سال پہلے نصیر آباد کے لئے یہ اعلان کیا تھا بارہ ارب کدھر ہیں flood کے پیسے؟ تین سال پہلے نصیر آباد میرا بھائی ہیں flood کے دوران جب اُنہوں نے اعلان کیا کدھر ہیں وہ پیسے؟ مظلوم جو پانی میں بہہ گئے؟ کدھر ہیں دس ارب اُنہوں نے دیے میں نہیں کہتا ہوں بیس ارب دے دیں کیا ہوتا ہے؟ سب کو دے دیں دس ارب کیا ہے؟ جناب اسپیکر صاحب! اصل بات یہ ہے خدارا ہم سیاستدان نہیں ہیں ہم ورکر تو ہیں ہم سیاستدان نہیں میں سردار نہیں ہوں میں نواب نہیں ہوں میں زاہد نہ نواب ہوں نہ سردار ہوں میں ایک ورکر ہوں جناب سپیکر صاحب! میری بات سن لیں۔بالکل عمل نہیں کریں میں نہیں کہتا ہوں مگر خدارا پہلے اِسی اسمبلی میں آپ کو یاد آرہا ہے ریکارڈ نکالیں جناب اسپیکر صاحب! مَیں نے کہا خدارا یہ سردار، نواب اور سیاستدان جو بندے ناراض ہیں اُن کو بولو بھئی آپ آ جائیں۔آپ کیوں بلوچستان کی حالت اِس طرح خراب کررہے ہیں؟ یہ گلدستہ کیوں خراب کررہے ہیں؟ کس کو ماررہے ہیں؟ قرآن میں کدھر لکھا ہے کہ مسلمان مسلمان کو مارے؟ ہم مسلمان ہیں لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّد' رَسُوْلُ اللّٰه ۔ہم سب نے کلمہ پڑھا ہے۔مرنا تو ہے جناب اسپیکر صاحب! مرنا ہے (کُـلُّ نَـفْـسٍ ذَائِـقَـةُ الْـمَـوْتِ) ایک دن مرنا ہے تو باعزت زندگی سے مرو۔اصل زندگی آپ کی اُدھری سے شروع ہوگی۔اصل زندگی آپ کی جناب اسپیکر صاحب! اُدھری سے شروع ہوگی۔نبی ﷺ اس دُنیا سے گئے تو پھر ہم بھی نہیں رہیں گے۔ہمارے سردار تھے والد تھے کدھر گئے ہم بھی جائیں گے آخر ایک وقت ہے جانے کا۔جناب اسپیکر صاحب! خدارا جو باتیں کرتے ہیں اُن پر عمل کیا کریں۔

جناب اسپیکر: آپ سمجھتے ہیں کہ بارڈر کھولنے سے یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے؟

حاجی زابد علی ریکی: میں دو چیز ایک بارڈر ایک نوکریاں دے دیں بالکل دے دیں۔ بارڈر آپ نے چمن بند کیا ہے سب جگہ بند کیے ہیں بندے فون کر رہے ہیں۔ اچھا جناب اسپیکر صاحب! جرگے میں جاتے ہیں میں خود گیا ہوں جرگہ پر میں واشک میں بھی جرگہ میں گیا ہوں لوگوں کی خدمت کرتا ہوں انشاء اللہ۔ نور محمد صاحب ہم اس طرح نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب! ابھی بیس دن پہلے واشک میں جرگہ ہوا میں خود گیا، ماشکیل میں جرگہ ہوا میں خود گیا۔ میں واشک اور ماشکیل کا کہہ رہا ہوں باقی جگہوں کا پتہ نہیں i dont know ہمارے MPAs صاحبان گئے ہیں نہیں گئے ہیں میں خود گیا ہوں۔ جرگہ ہوا ہے بیٹھے ہیں عوام آئے میں نے کہا بھائی کیا چاہیے سی ایم صاحب نے آپ لوگوں کو فنڈز دیے ہیں سب چیزیں ہیں ہمارے بارڈر کھول دیں ہمیں ٹوکن دے دیں ہمیں نوکریاں دے دیں۔ بھائی بات کریں بتا دیں یہ تو میرے ہاتھ میں نہیں ہے۔ نہ ٹوکن میرے ہاتھ میں ہے اور نہ بارڈر میرے ہاتھ میں ہے۔ نوکریاں ہیں منسٹر صاحب بیٹھے ہیں سال دو سال لگے چیف منسٹر صاحب سرفراز صاحب آپ ایک بندہ ہیں یہ منسٹر حضرات وغیرہ آپ کے بازوں ہیں ہر کوئی اپنی ذمہ داری پہچانیں ہر کوئی ہر منسٹر اپنی ذمہ داری پہچانیں کہ میری ذمہ داری کیا ہے؟ میں صبح دس بجے آجاؤں سیکرٹریٹ جو عوام جس ڈسٹرکٹ کے آتے ہیں بات کریں پوسٹ کم ہیں نوکریاں کم ہیں بتا دیں۔ بارڈر کی یہ حالت ہے چاہے گوادر ہے تربت ہے۔ بھائی سب دہشت گرد نہیں ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! چمن دہشت گرد نہیں ہے خدارا یہ بندے بے روزگاری سے جا رہے ہیں خدارا رسول ﷺ کے واسطے یہ بے روزگاری سے جا رہے ہیں۔ بھائی پیسے نہیں ہیں انڈیا آپ کے پیچھے پڑا ہوا ہے آپ کو کیک کی طرح کاٹ رہا ہے کیک کی طرح انڈیا کے پاس اور کیا ہے یہی حالت ہے جناب اسپیکر صاحب! جرگہ پر جرگہ بات کرتے ہیں ہم یہی کہتے ہیں۔ تو یہ اسی حوالے سے جناب اسپیکر صاحب! میری بات سن لیں جو سیاسی لیڈر ناراض ہیں مشورہ ہے آپ عمل نہیں کریں سیاسی لیڈر جو ناراض ہیں بلائیں اُن کو بھائی سردار نواب ناراض ہیں بلائیں بھائی آجائیں آپ کیا کہتے ہیں مشورہ دے دیں اُن کا مشورہ سن لیں وہ کیا کہہ رہے ہیں بھائی وہ اس ملک کے لیے اس بلوچستان کے لیے وہ دشمن ہیں یا نہیں وہ کیا چاہتے ہیں آپ اُن کی بات تو سن لیں یا سیاسی لیڈر جو بھی ناراض ہیں اُن کی بات سن لیں وہ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ بالکل اپنا کام کریں ایک بار سن لیں شاید اُن کا مشورہ آپ کے ذہن میں آجائے۔ نبی ﷺ نے کہا جو کام کرتے ہو مشورہ کرو دس، بیس تیس بندے ہیں مشورہ کرو مشورہ دے دو مشورے میں خیر و برکت ہوگی۔ جو آج آپ نے اسمبلی بلائی ہوئی ہے ایک دن کا یہ ہمارے مشورے ہیں ہم آپ کو مشورہ دے رہے ہیں۔ ہماری باتیں سن لیں عمل کریں اس پر انشاء اللہ بلوچستان آباد ہوگا عمل نہیں کریں گے تو بس اُسی طرح آ کے بات کر کے پھر چلے جائیں گے۔

جناب اسپیکر: Okay thank you very much. علی مدد جتک صاحب!

میر علی مدد جتک (وزیر محکمہ داخلہ وقبائلی اُمور): thank you جناب اسپیکر۔ جناب اسپیکر! آج اس ایوان میں ایک نہایت سنجیدہ فیصلہ کن مرحلہ پر ہم کھڑے ہیں۔ جناب اسپیکر! بلوچستان اس وقت ایک ایسی جنگ کا سامنا کر رہا ہے جو کہ صرف گولی اور بارود کی جنگ نہیں بلکہ بیانیہ نظریہ ہے اور ریاست کی رٹ کی جنگ ہے جناب اسپیکر! آپ کو معلوم ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان پیپلز پارٹی کی لیڈرشپ نے اس ملک اور قوم کے لیے دہشت گردی کا شکار ہوا مگر اُس نے کبھی بھی پاکستان اور پاکستان کے عوام کے لیے آگے بڑھے مگر پیچھے نہیں ہٹے۔ جناب اسپیکر! آج میں اس معزز ایوان کے ذریعے واضح اور دوٹوک الفاظ میں کہنا چاہتا ہوں کہ بلوچستان اور پاکستان کا آئین جعفر یہ اور نظریہ کا حصہ ہے اس وقت کسی کو بندوق یا دھمکی یا دہشت گرد کارروائی کے ذریعے تبدیلی نہیں کیا جاسکتا۔ جناب اسپیکر! میں ایک بات آج اس ایوان کے through یہاں بیٹھے ہمارے اپوزیشن کے اراکین اسمبلی میں اِن دوستوں کو اس ایوان کے through ایک پیغام دینا چاہتا ہوں کہ بی ایل اے ایک دہشت گرد تنظیم ہے اس نے صرف سیکورٹی فورسز بلکہ معصوم شہری مزدوروں کا قتل عام کیا ہے۔ جناب اسپیکر! آج ہمارے کچھ دوست یہاں بیٹھے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ بلوچستان کے نوجوانوں کو روزگار ملے۔ہم چاہتے ہیں کہ بلوچستان کے نوجوان جو غلط راستے پر گئے ہیں وہ واپس آئیں۔ جناب اسپیکر! چمن کا بارڈر کب سے بند ہے مگر وہاں کے لوگوں نے تو بندوق نہیں اُٹھائی ہے۔ جناب اسپیکر! سندھ میں تھر پارکر کا جو بارڈر ہے جب سے پاکستان بنا ہے وہ بند ہے کیا پنجاب میں بے روزگاری نہیں ہے وہاں کوئی بندوق نہیں اُٹھاتا۔ جناب اسپیکر! میں ایک بات آپ کو بتاتا چلوں کہ اللہ پاک نے پاکستان کو ایک ایسا بہادر فیلڈ مارشل جناب عاصم منیر کی شکل میں ہمیں دیا ہے ہمیں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے ہم انشاءاللہ تعالیٰ اِن دہشت گردوں کا اس طرح مقابلہ کریں گے جس طرح 31 تاریخ کو ہماری پولیس اور ایف سی کے نوجوانوں نے اُن دہشت گردوں کا مقابلہ کیا۔ جناب اسپیکر! بلوچستان کے غیرت منداور محبّ وطن عوام اپنے پاکستان کے ساتھ ہیں یہ اپنی پولیس، ایف سی اور اپنی پاک فوج کے ساتھ ہیں انشاءاللہ پاکستان اور بلوچستان کو کچھ بھی نہیں ہوگا۔ جناب اسپیکر! ہم یہاں بیٹھے آج یہ ہم نہیں سوچیں کہ ہمیں بخش دیا جاتا ہے تو فلاں کو ماردیا جاتا ہے دہشت گرد تنظیم کا یہ سوچ یہ پیغام ہے جو پارلیمنٹ کی سیاست کرتا ہے وہ سب کو مارتے ہیں۔مگر آج میں پوری اسمبلی میں بیٹھے ممبران سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ اُٹھیں ہم سب ہاتھوں میں ہاتھ دیں اور ان دہشت گردوں کا مقابلہ کریں۔ جناب اسپیکر! میں پیپلز پارٹی کا ایک چھوٹا سا ورکر ہوں میری قیادت دہشت گردی کا شکار ہوئی اور مقابلہ کیا اور ہم مقابلہ کرتے رہیں گے اِن سے قطاً ہم نہیں ڈریں گے۔ جناب اسپیکر! انشاءاللہ آج ایک بہادر وزیراعلیٰ ہمیں ملا ہے کوئی نواب، سردار اس طرح یہ ٹویٹر پر اپنے آپ کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں وہ

برداشت نہیں کرتے مگر بلوچستان کے عوام یہ چاہتے ہیں کہ اس طرح بہادر بلوچستان میں اس چیلنجز کا مقابلہ کریں اور دہشت گردوں کو ختم کریں۔ جناب اسپیکر! 31 تاریخ کو یہ دہشت گرد تنظیم جس کو بی ایل اے کہا جاتا ہے جو بلوچ اور بلوچستان کی بات کرتی ہے۔ 31 تاریخ کو جتنا نقصان بلوچ کو دیا گیا میں سمجھتا ہوں کہ کسی کو نہیں دیا گیا۔ جناب اسپیکر! یہ سمجھتے ہیں کہ بندوق کے زور پر ہم اپنا نظریہ مسلط کریں گے، نہیں جناب اسپیکر! بیلٹ پیپر سے یہاں تبدیلی آتی ہے جو آج ہم سب یہاں بیٹھے ہیں۔ جناب اسپیکر! انشاء اللہ وہ دن دور نہیں کہ بلوچستان میں امن ہوگا اور لوگوں کو روزگار ملے گا۔ میں مذمت کرتا ہوں اس تنظیم کی، یہ دہشت گرد تھے دہشت گرد ہیں اور انشاء اللہ اِن دہشت گردوں کا ہم مقابلہ کریں گے پاکستان زندہ باد بلوچستان پائندہ باد۔

جناب اسپیکر: ok Thank you very much. جی مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم ۔ بہت شکریہ جناب اسپیکر! یہ جو 31 تاریخ کو جتنے واقعات ہوئے ہیں 12 یا 13 اضلاع میں ہم نے اُن کی مذمت کی ہے آج بھی مذمت کرتے ہیں پہلے بھی کی ہے اور میں ہر وقت کہتا ہوں جو قاتل ہیں۔اللہ پاک نے فرمایا ہے ''ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے''۔قاتل چاہے جس لبادہ میں ہے۔ بلوچ قوم کے نام پہ قتل کرتا ہے وہ بھی قاتل ہے پاکستان کے نام پہ قتل کرتا ہے وہ بھی قاتل ہے جس نام پہ قتل کرتا ہے اُن کو ہم قاتل کہتے ہیں قتل جس کا بھی ہو اُس کی مذمت کرتے ہیں۔ جناب اسپیکر! جو ان واقعات میں شہید ہوئے ہیں جہاں جہاں جان بحق ہوئے ہیں اُن کے خاندانوں کے ساتھ ہم تعزیت کرتے ہیں اور یہ چند باتیں ہیں اُمید ہے آپ تمام ساتھی تسلی سے سنیں گے۔ بندوق کے زور پر کسی علاقے کو آزاد نہیں کیا جاسکتا نہ فتح کیا جاسکتا ہے اگر بندوق کے زور پر کوئی علاقہ آزاد ہوتا تو آج کشمیر آزاد ہو چکا ہوتا اگر بندوق کے زور پر کوئی علاقہ آزاد ہوتا تو تامل سری لنکا سے آزاد ہوتا اُن کے پاس زیادہ ایک ملک کی طرح اسلحہ وسائل تھے۔کسی بندوق اسلحہ کلاشنکوف کے زور پر کوئی علاقہ کوئی ملک آزاد نہیں ہوسکتا۔اور اسی طرح جناب اسپیکر! یہ بھی حقیقت ہے کہ بندوق کے زور پر کسی ملک کی حفاظت بھی نہیں ہوسکتی۔اگر بندوق کے زور پر کسی ملک کی حفاظت ہوتی تو مشرقی پاکستان بنگلہ دیش نہ بنتا اس لیے آج کی تاریخ میں یہ طے ہے کہ بندوق کے زور پر نہ کوئی علاقہ آزاد ہوسکتا ہے اور نہ بندوق کے زور پر کسی ملک کی حفاظت ہوسکتی ہے۔ یہ طے شدہ ہے آج کے زمانے میں یہ تاریخ کا سبق ہے۔اسی طرح میں یہ بھی کہتا ہوں کہ بندوق کے زور پر اپنا کوئی نظریہ آپ پر مسلط نہ کریں کوئی بھی اپنا نظریہ بندوق کے زور پر مسلط نہ کرے کہ میرے پاس بندوق ہے میرے پیچھے چلو۔ چاہے کوئی تنظیم ہو جو بھی ہو۔اس لیے آج کے دور میں یہ بھی طے شدہ ہے کہ بندوق کے زور پر کوئی فرد کوئی تنظیم کوئی مسلح گروہ اپنا نظریہ آپ پر مسلط نہیں کرسکتا۔اور اسی طرح یہ بھی ہے کہ اسلحے کے زور پر میں کسی کو کہوں کہ بندوق کے زور پر کلمہ پڑھ لو۔

میں بندوق کے زور پر کسی پر اپنا نظریہ مسلط کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ میں بندوق کے زور پر کسی کو مسلمان بنانے کے حق میں نہیں ہوں نہ بندوق کے زور پر کسی کو پاکستانی بنانے کے حق میں ہوں بندوق کے زور پر بالکل کوئی نظریہ وغیرہ نہیں چل سکتا۔ اسی طرح یہ بھی جناب اسپیکر! یہ جو زمینوں پر قبضے کی بات کرتے ہیں کہ علاقوں کو فتح کریں میں کہتا ہوں کہ دلوں کو فتح کریں۔ آج کے جو تمام مسائل ہیں جب دل فتح ہوں گے سروں پہ حکمرانی بڑا آسان ہے دلوں پہ حکمرانی کریں۔ ہمارے حکمران دلوں پہ حکمرانی کریں عوام کو ساتھ رکھیں تو آپ جنگ جیت سکتے ہیں آج کی تاریخ کا یہ بھی سبق ہے کہ جب کسی فوج کے ساتھ عوام نہ ہوں۔ 1965ء میں پوری پاکستانی قوم فوج کے ساتھ تھی۔ ہم نے بھارت کو شکست دی لیکن 16 دسمبر 1971ء کو قوم میں دراڑ آئی خلیج پیدا ہوئی عوام اور فوج کے درمیان، پاکستان دولخت ہوا جب بھی عوام اپنی فوج کے ساتھ نہ ہوں عوام کے بغیر ہم جنگ نہیں جیت سکتے۔ آج کی تاریخ کا سبق یہ بھی ہے کہ عوام آپ کے ساتھ نہ ہوں آپ کوئی بھی جنگ بندوق کے زور پر، ہم سے بڑی ایٹمی قوتیں 16 ٹکڑے ہوئی ہیں۔ تو یہ ایٹمی قوت ہمیں نہیں بچا سکتی عوام ہمارے ساتھ ہونگے۔ تو ہم یہ جنگ جیت سکتے ہیں اس لیے یہ بھی جو کہا جاتا ہے۔ ابھی زاہد بھائی نے کہا۔ اور سی ایم صاحب نے بھی کئی دفعہ کہا کہ ریاست کے ساتھ غیر مشروط طور پر ہم نے ساتھ رکھنا ہے بالکل ٹھیک ہے کہ ریاست کے ساتھ ہمیں غیر مشروط ساتھ دینا ہے کوئی شرط نہیں ہے کہ ہمیں روزگار دے یا نہ دے پانی دے یا نہ دے بجلی دے یا نہ دے علاج دے یا نہ دے۔ یہ بات منطقی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے مجھے مانو میں یہ دوں گا تسلیم پر حقوق ہیں اللہ تعالیٰ کو مانو گے کچھ ملے گا ایسا نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے قرآن پاک دیکھیں اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندے کی نفسیات جانتا ہے کہ نماز مفت میں نہیں پڑھے گا کہ روزہ مفت میں نہیں رکھے گا حج مفت میں نہیں کریگا قرآن پاک نے تو نماز میں بتایا ہے کہ تمہیں یہ ملے گا اس لیے یہ ایسا نہیں ہے کہ تسلیم کے بعد مفت ہے کہ بھائی تسلیم کرو بس کچھ ملے یا نہ ملے ریاست کو لوگ جو مانتے ہیں تو ریاست کے بھی فرائض ہیں اور لوگ باغی بنتے ہیں۔ لوگ اس لیے باغی بنتے ہیں کسی والد کے چار بیٹے ہوں ایک بیٹے کے ہاتھ پر مرہم رکھیں اور ایک بیٹے کے ہاتھ پر مرچ رکھیں اور ابو کہے کہ نہیں جی مجھے باپ مانو۔ تو حقیقی بیٹا بھی اپنے ابو کا باغی بن جاتا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! آخر میں میں چند باتیں کروں گا۔۔۔

جناب اسپیکر: پلیز مختصر کریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: آج میں کہتا ہوں جو ابھی واقعات کے بعد میں نے سرکار کا بیانیہ سنا۔ میرا سوال ہے کہ بلوچستان میں ریاست کا بیانیہ کمزور ہے یہ خود حکومت والے مانتے ہیں سب مانتے ہیں کہ ریاست کا بیانیہ کمزور ہے کیوں ہے؟ کیا پی ایس ڈی پی کس کے پاس ہے مسلح تحریکوں کے پاس ہے بجٹ کس کے پاس ہے مسلح تنظیموں کے پاس

ہے۔میڈیا کے تمام tools کس کے ہاتھ میں ہیں مسلح تنظیموں کے ہاتھ میں ہیں لاکھوں ملازمین کس کے پاس ہیں مسلح تنظیموں کے پاس ہیں تمام مسائل کس کے پاس ہیں مسلح تنظیموں کے پاس ہیں۔حکمرانوں کے پاس ہیں سوال یہ ہے کہ تمام وسائل کے باوجود بھی ریاست کا بیانیہ کمزور ہے۔اس کا ذمہ دار دہلی ہے یا اسلام آباد؟ ہم بیرونی مداخلت ، بیرونی مداخلت کے پیچھے کیوں چھپ جاتے ہیں اپنی نااہلی کیوں ظاہر نہیں کرتے ہیں۔کیا ہم سے غلطیاں نہیں ہوئی ہیں؟ کیا ماضی میں ہم سے غلطیاں نہیں ہوئی ہیں؟ آصف علی زرداری صاحب نے دو دفعہ بلوچستان کے عوام سے معافی مانگی۔کیوں معافی مانگی دو دفعہ انہوں نے معافی مانگی میڈیا میں۔آج بھی ریکارڈ میں موجود ہے کہ میں بلوچستان کے عوام سے معافی مانگتا ہوں تو ہم سے غلطیاں ہوئی ہیں تو سب سے ہوئی ہیں۔حکومت بلوچستان کی ذمہ داری ہے ماضی میں رہی ہے یہاں جتنے بلوچ وزراءاعلیٰ رہے ہیں سردار رہے ہیں۔تو آپ کہتے ہیں بات نہیں کرتے جتنے سردار رہے ہیں نواب رہے ہیں چاہے وڈھ کا سردار ہو یا بیلہ کا سردار ہو جہاں کا بھی سردار ہو وہ ذمہ دار ہیں بلوچستان کی پسماندگی کے۔ وہ ذمہ دار ہیں سب بلوچستان کے لوگوں کی پسماندگی کے ذمہ دار ہیں لیکن اُن کو لانے والے وہ بھی تو لائے گئے تھے اور جو فارم 47، بالکل فارم 47 ٹھیک ہے وہ بھی فارم 47 کی پیداوار تھے وہ بھی لائے گئے تھے آج بھی جو تحریکیں چل رہی ہیں یہی ہے کہ ہم زیادہ وفادار بنیں گے ہمیں وہ کہتے ہیں تو ہم زیادہ خادم بنیں گے۔آج بھی ماشاءاللہ امیدوار ہیں کہ ہم زیادہ خادم بنیں گے آج بھی کوششیں کر رہے ہیں دن رات کہ ہمیں موقع دے دیں ہم وزیر اعلیٰ بنیں۔اس لیے وہ بلوچستان کی پسماندگی کا ذمہ دار ہیں۔ میں کہتا ہوں تشخصِ مرض، بلوچستان کی تشخصِ مرض بھی غلط ہے اور علاج بھی غلط ہے۔

اذانِ عصر (خاموشی)

جناب اسپیکر: پلیز مولوی صاحب! مختصر کریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بس دو منٹ یہ جو میں کہہ رہا تھا کہ جو اِن واقعات کے بعد یہ آیا کہ اس کا حل عسکری ہے بالکل یہ غلط ہے 75 سالوں سے ہم عسکری حل تلاش کر رہے ہیں۔اِس کا حل سیاسی ہے بلوچستان کے عوام کو ساتھ رکھیں بلوچستان کے عوام کو عزت دیں ہم تو دہشتگرد نہیں ہیں۔ بلوچستان میں سب دہشتگرد نہیں ہیں ہم سب قاتل تو نہیں ہیں جو ریاست کے ساتھ لڑتا ہے آپ ضرور اُن کے ساتھ لڑیں۔آپ جن کو مارنا چاہتے ہیں اُن کو ماریں لیکن عوام کی ماں کو گالی مت دیں بزرگوں کی توہین نہ کریں شاہراہوں کی تذلیل نہ کریں،لوگوں کو کام کرنے دیں، آج بلوچستان میں بے روزگاری بڑھ رہی ہے آج بلوچستان میں منشیات بڑھ رہی ہے۔ایک رپورٹ میرے پاس ہے کہ آج بلوچستان میں 2 لاکھ 80 ہزار نوجوان منشیات استعمال کرتے ہیں۔ کتنے لوگ اور بچے لاپتہ ہو رہے ہیں اس سے ریاست کیخلاف

نفرتیں بڑھتی ہیں ہم کس کو فائدہ دیتے ہیں؟ ہم وہی مودی کو فائدہ دے رہے ہوتے ہیں، ہم ایسے فیصلے کرتے ہیں جس کا فائدہ مودی کو جاتا ہے، ریاست پاکستان کو نہیں جاتا آپ انصاف کریں کیا آج ہم وزیر ایم پی ایز سب یہاں بیٹھے ہیں ہم پارساں ہیں؟ آج بلوچستان کے عوام کے ساتھ ہمارا کیا تعلق ہے؟ ہم کرپشن نہیں کرتے؟ ہم عوام کو حقوق دیتے ہیں؟ ہم عوام کو صاف پانی دینے میں کامیاب ہوئے ہیں؟ ہم عوام کو تعلیم دینے میں کامیاب ہوئے ہیں؟ ہم بلوچستان کے عوام کو علاج دینے میں کامیاب ہوئے ہیں؟ ہم بلوچستان کو انصاف دینے میں کامیاب ہوئے ہیں؟ کیا بلوچستان میں آج امن ہے؟ حکومت نے پہلے سے آرڈر دیئے تھے کہ رات کے وقت سفر نہ کریں آج عوام کی جو حالت ہے سی ایم صاحب سن رہے ہیں آج عوام کی جو حالت ہے۔ کسی کے ساتھ جنازہ ہے وہ جنازہ گھر نہیں لے جاسکتے گوادر، تربت، پنجگور میں، دن 12 بجے یہ آرڈر ہے میں کراچی میں ہوں میرے مریض کراچی میں اوتھل زیرو پوائنٹ دن 12 بجے سے پہلے پہلے آپ کو اُوتھل زیرو پوائنٹ سے گزرنا ہو گا اگر نہیں گزریں تو پوری رات میت کے ساتھ کراچی میں آپ کو ٹھہرنا پڑے گا۔ صرف 6 گھنٹے حکومت ہو گی؟ مَیں اوتھل زیرو پوائنٹ جا کر ہاتھ باندھا سیکورٹی فورس سے مَیں نے کہا آپ آرڈر دیتے ہیں کہ دن 12 بجے سے پہلے پہلے اوتھل زیرو پوائنٹ سے گزریں۔ دن 12 بجے سے پہلے پہلے رات 12 بجے نہیں دن 12 بجے سے پہلے وہاں سے گزریں۔ آج عوام اِتنی ذلیل ہیں عوام دہشتگرد نہیں، گوادر کا میں نے پہلے بھی ایک دن سی ایم صاحب سے کہا تھا مَیں گوادر جاتا ہوں، آج بھی میں گوادر میں اپنی شناخت کراتا ہوں یہ دہشتگرد کیسے آ گئے؟ میرے ساتھ 4 پولیس والے اُنہوں نے پاکستان کا جھنڈا لگایا ہوا ہے پھر بھی مجھے گاڑی سے اُتارتے ہیں گوادر کے MPA کو گوادر میں اُتارتے ہیں وہاں مسلح لوگ گوادر پورٹ کے پاس آ گئے ہیں مَیں گوادر پورٹ کے پاس نہیں جا سکتا گوادر کا MPA وہ کیسے آ گیا؟ اگر میری ذلت کے بعد امن ہوتا اگر میری تذلیل کے بعد امن ہوتا مجھے میری گاڑی سے اُتارنے کے بعد امن ہوتا تو میری یہ ذلت مجھے قبول ہے بالکل قبول ہے مَیں قبول کروں گا ہم بلوچستان کے امن کی خاطر مجھے ذلت قبول ہے، بلوچستان میں امن ہو مَیں یہ ذلت قبول کرتا ہوں کہ مَیں ایم پی اے ہوتے ہوئے ذلیل ہو جاؤں۔ لیکن مَیں ذلیل بھی ہوں امن بھی نہیں ہے، مَیں ذلیل بھی ہوں مر بھی رہا ہوں، دہشتگردی بھی ہے، سفر بھی نہیں کر سکتا ہوں کیوں؟ اِس کی وجہ کیا ہے؟ کیوں یہ لوگ شہر کے اندر آتے ہیں؟ کس طرح اسلحہ کے ساتھ آتے ہیں؟ بارود کے ساتھ کیوں آتے ہیں؟ ریڈ زون میں آ گئے ریڈ زون میں بارود کیساتھ کیسے آئے؟ کچھ معلومات کریں ہماری خامیاں ہیں ناں سیکورٹی lapse تو ہے ناں؟ کیا سیکورٹی کے لوگ سیکورٹی کا کام کر رہے ہیں؟ اُن سے بیٹھ کر بات کریں ہمیں بیٹھائیں ناں ہم بیٹھ کہ بات کرتے ہیں بلوچستان ہمارا گھر ہے جل رہا ہے یہاں سیکورٹی کے جتنے سربراہان ہیں صوبے کے نہیں ہیں وہ دو سال کے بعد چلے جائیں گے ہم لوگ مریں گے۔ یہاں مَیں اور آپ

مریں گے، یہاں کا قبرستان ہمارا ہے ہم اُن کو بتا دینگے کہ بلوچستان کا یہ مسئلہ ہے ہم آپ کے ساتھ ہیں جتنی دہشتگرد تنظیمیں ہیں مَیں ساتھ دوں گا مرنے کے لئے مَیں تیار ہوں کوئی بات کرے ناں ہمارے ساتھ ہم تو اللہ نذر یا بشیر زیب تو نہیں ہیں آپ کے پارلیمنٹ ممبر ہماری بات سننے کے لئے کوئی تیار نہیں ہے آپ ہمیں دیوار سے، سیاسی لوگوں کو دیوار سے لگاؤ گے کس کو سامنے لاؤ گے بھئی؟ جناب اسپیکر صاحب! مجھے جو گوادر میں ووٹ پڑے ہیں اُن نوجوانوں کے وہ پارلیمنٹ، سیاست اور جمہوریت سے مایوس لوگ تھے کبھی بھی انہوں نے ووٹ نہیں دیا تو اُنہوں نے مجھے ووٹ دیا۔ حمل کے لوگوں نے حمل کو ووٹ دیا ہے بی این پی کے لوگوں نے بی این پی کو ووٹ دیا ہے مجھے اُن نوجوانوں نے ووٹ دیا جو پارلیمنٹ اور سیاست سب سے مایوس تھے۔ اُن کو ہم نے اُمید کی طرف لایا لیکن وہ میری ناکامی کو دیکھ رہے ہیں میری حیثیت کو دیکھ رہے ہیں کہ اُن کی آنکھوں کے سامنے منتخب پارلیمنٹ کے ہاتھ اُوپر ہو رہے ہیں اُنکی آنکھوں کے سامنے گاڑی سے اُتارا جا رہا ہے اُن کی آنکھوں کے سامنے اُس کی تذلیل ہو رہی ہے وہ کیا پارلیمنٹ، جمہوریت اور سیاست طرف آئیں گے یا وہ دوسری طرف چلے جائیں گے؟

جناب اسپیکر: ok ok مولوی صاحب! ٹھیک ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اِس لئے میں کہتا ہوں جناب سی ایم صاحب بھی سُن رہے ہیں بلوچستان کا جو مسئلہ ہے یہ روزگار ایک حصہ ہے۔

جناب اسپیکر: ok

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ہمارے باپ دادا بھوکے رہے ہیں، اُنہوں نے اسلحہ نہیں اُٹھایا ہے یہ عزت اور غیرت کی جنگ ہے تو ہماری ماں کو، بلوچستان میں ہماری ماؤں کو کم سے کم گالی مت دیں۔ مَیں جو آخری بات کر رہا ہوں آپ نے جو پوچھا تھا اُس کا حل کیا ہے۔ مَیں کہتا ہوں کچھ ایسے حل ہیں جس پر کوئی خرچہ نہیں آتا ایک روپیہ قومی خزانے سے نہیں جاتا وہ کیا ہے سیکورٹی کے لوگ چیک پوسٹ پر ماں کو گالی دینے کی بجائے السلام علیکم! کہہ دیں اِس میں پی ایس ڈی پی سے کتنے پیسے جائیں گے؟ کہ ماں کو گالی دینے کے بجائے السلام علیکم! کہہ دیں آئی جی صاحب بیٹھے ہیں سُن رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: ok ok مولوی صاحب! مختصر کرلیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں، نہیں بالکل آپ نہ کریں آپ کیونکہ 12 گاڑیوں میں ہوتے ہیں سی ایم صاحب! جو گاڑی میں نہیں ہوتا موٹر سائیکل پر ہوتا ہے۔۔۔

جناب اسپیکر: پلیز مولوی صاحب! conclude کریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جو موٹر سائیکل پر ہوتا ہے اُن کی حالت کیا ہے میں اور آپ تو دس، دس گاڑیوں میں ہوتے ہیں وہ جو موٹر سائیکل پر ہوتا ہے اُس کی ماں کی کیا حالت ہے؟

جناب اسپیکر: آپ کا پوائنٹ آ گیا۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جو گدھا گاڑی میں ہوتا ہے اُس کی ماں کی کیا حالت ہے؟

جناب اسپیکر: آپ کا پوائنٹ آ گیا۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اُس بزرگ کی کیا حالت ہے؟

جناب اسپیکر: done ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: وہ جو ایک موٹر سائیکل پر ہوتا ہے۔ہم ڈرتے ہیں ابھی جو 31 جنوری کو ہوا بہت افسوس ہمیں زیادہ پریشانی یہ تھی عوام ساتھ تھے پانی پلا رہے تھے، جوس پلا رہے تھے، گھروں میں چھپا رہے تھے، پیشانی چھوم رہے تھے، سیلفیاں بنا رہے تھے، بہت پریشانی تھی رات کو یہ کام ہم سیکورٹی فورسز کے ساتھ نہیں کرتے اُن کو پانی جوس نہیں پلاتے اُنکو گھر میں جگہ نہیں دیتے اُن کے ساتھ سیلفیاں نہیں بناتے کیوں؟ اپنی ملک کی فورس کے ساتھ سیلفیاں نہیں بناتے، اُن کو جوس پانی نہیں پلاتے، اُن کو گھر میں جگہ نہیں دیتے اور اُن کو جو مارنے آ رہے ہیں اُن کے ساتھ سیلفیاں بناتے ہیں کیوں کیا وجہ ہے؟ اِن کا ذمہ دار کون ہے؟ مودی ہے یا اسلام آباد ہے؟

جناب اسپیکر: ok done مولوی صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: یہ سوالات ہیں ہمارے سوچنے کے بیٹھنے کے جرگہ کرنے کے، سر! تسلی کے ساتھ بیٹھنے کے یہ کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے کہ بھئی نہیں بہت سب کچھ اچھا ہے اِنشاءاللہ ہم ماریں گے فلاں ہے اِس طرح ہے عسکری حل ہے اُس سے سی ایم صاحب نے ایک دن کہا تھا پھر ہزار سال لڑیں گے۔

جناب اسپیکر: ok ok

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جو بندوق کی گولی ہے یہ موت کا کام کرتا ہے یہ کلاشنکوف زندگی کا کام نہیں کرتا یہ موت کا کام کرتا ہے۔

جناب اسپیکر: .thank you مولوی صاحب۔ok مولوی صاحب.thank you

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اس لئے کلاشنکوف سے مسائل حل نہیں ہوتے۔ بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: Thank you very much۔ جی برکت رند صاحب۔

حاجی برکت علی رند (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ماہی گیری وکوسٹل ڈویلپمنٹ): اعوذ بااللہ من الشیطٰن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب اسپیکر: مختصراً پلیز۔مختصراً time close ہورہا ہے۔تقریباً اُس میں پھر آگے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ماہی گیری وکوسٹل ڈویلپمنٹ: سر! 31 تاریخ کو جو واقعہ ہوا ہے دہشتگردوں نے جو انڈیا کے دہشتگرد تھے جو انہوں نے واقعہ کیا تھا میں اپنی پولیس، ایف سی، آرمی اور اینٹلی جنس کے نوجوانوں کو سلوٹ پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اِس چیز کو ناکام بنایا ہے اگر آج یہ نہ ہوتے تو وہ ہمارے گھروں تک پہنچ جاتے۔ اِن کو میں سلوٹ کرتا ہوں اُن کی وجہ سے آج یہاں بہتری آئی ہے مولانا صاحب! آپ کہہ رہے ہیں کہ آج یہ بدحالی کیوں ہے؟ زاہد ریکی سے کہتا ہوں کہ میاں صاحب کی وجہ سے ہے کیوں ہے؟ یہ اُن کی وجہ سے نہیں ہے۔آج اگر یہ سردار، پچھلی دفعہ سردار وزیراعلیٰ تھے۔۔۔

جناب اسپیکر: برکت صاحب! پلیز ادھر چیئر کو ایڈریس کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ماہی گیری وکوسٹل ڈویلپمنٹ: ہاں۔پچھلی دفعہ یہی سردار اختر مینگل، نواب اکبر بگٹی وزیراعلیٰ تھے یہی حالات رہے اِس سے بہتر نہیں ہوئے اگر آپ لوگ کہتے ہیں کہ بھئی اگر اُن کو کل ابھی ناراض ہیں اِس وجہ سے کہ اُن کو سرداری نہیں مل رہی ہے۔اُن کو سرداری نہیں دے رہے ہیں وزیراعلیٰ شپ نہیں دے رہے ہیں گورنمنٹ نہیں دے رہے ہیں اس وجہ سے استعفیٰ دے رہے ہیں اگر کل اِن کو وزیراعلیٰ شپ کا آفر دیں یہ کل آئیں گے سر! یہ ملک کیلئے نہیں کررہے ہیں یہ اپنے آپ کیلئے کررہے ہیں اور مَیں یہ کہتا ہوں کہ یہ دہشتگردی ختم ہوگی ان دہشتگردوں کو ختم کرنے والے ہم لوگ ہیں میں ہوں آپ ہیں ہم لوگ ساتھ دیں، عوام حکومت کا ساتھ دیں، کیونکہ پچھلے دنوں میں تمپ میں عبدالستار پولیس ڈی ایس پی تھا دہشتگردوں نے اُس کے گھر پر حملہ کیا تھا اسپیکر صاحب! اُس نوجوان نے کیا کیا؟ وہاں خود فائرنگ کی اُن کو ایک تنظیم نے زخمی کیا اور باقی بھاگ گئے اُن کے پیچھے گیا پولیس کی گاڑی لے گئے تھے پولیس نے اپنی گاڑی بھی چھینی اور دہشتگردوں کی ایک گاڑی بھی انہوں نے پکڑ لی وہ اسلحے چھوڑ کے بھاگ گئے اگر اِسی طریقے سے ہمارے نوجوان کریں، پولیس کرے بالکل اِس ملک میں امن آئیگا۔کون کہتا ہے امن نہیں آئیگا؟ امن بالکل آئیگا مگر امن دینے والے میں اور آپ ساتھ دیں۔ میں اور آپ نے آج تک مذمت نہیں کی یہ سارے بیٹھے ہوئے ہیں کسی نے مذمت کی ہے دہشتگردوں کی؟ ہم مذمت نہیں کرتے باتیں کرتے ہیں ہم مذمت کریں اُن کی ہماری اپنی سیکورٹی کی حوصلہ افزائی کریں ہم اپنی پولیس کے جوانوں کی شہیدوں کی جو مذمت ہے ہم لوگ اُن کی مذمت نہیں کرتے اُن کی مذمت کریں ہمارے شہیدوں کی ہمارے جو شہید ہیں ہماری آرمی کے جوان شہید ہورہے ہیں، ہماری پولیس کے جوان شہید ہورہے ہیں، میں شاباشی دیتا ہوں۔آئی جی پولیس کو، میں شاباشی دیتا ہوں کور کمانڈر کو، میں شاباشی دیتا ہوں آئی جی ایف سی کو

، میں شاباشی دیتا ہوں اِن ماؤں کو جن کے جوان شہید ہوئے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ اگر ہمارے اور بیٹے ہوتے اِس ملک کیلئے شہید ہوتے کاش! کہ ہمارے دل اِسی طرح ہوتے کاش! کہ ہم اِسی طرح سوچتے کاش! اِسی طرح ملک کیلئے سوچتے ابھی زابد ریکی صاحب کہتے ہیں کہ بھئی وہاں کچھ کام نہیں ہوا ہے ابھی 30 ارب روپے کا کام آپ کے حلقے میں دیا ہے سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں 30 ارب روپے کا کام آپ کے علاقے میں ڈیم دیا ہے۔ کس نے نہیں دیا ہے؟ آپ قصوروار کہتے ہیں میاں شہباز شریف کو آپ قصوروار کہتے ہیں بی بی مریم کو اگر مریم صاحبہ آئی ہیں کل اُنہوں نے 10 ارب روپے دیئے ہیں بلوچستان کی حکومت کیلئے دیئے ہیں اُنہوں نے اپنے لئے نہیں دیئے ہیں بلوچستان کی ترقی کیلئے دیئے ہیں بلوچستان کے امن کیلئے دیئے ہیں۔ اِن چیزوں کو ہمیں دیکھنا چاہیے ابھی فیلڈ مارشل یہ کوشش کر رہے ہیں کہ ملک میں امن آجائے امن آئے گا، آجائیں آج ہم اِس اسمبلی میں قسم اُٹھائیں سب اکٹھے ہوجائیں اگر امن نہیں آ گیا ہم سب استعفیٰ دیں گے۔ آجائیں ہم سب ساتھ دیں گے دہشت گرد آجاتے ہیں رات کو ہم اپنے گھر میں سُلاتے ہیں صبح یہ واردات کرتے ہیں کدھر جاتے ہیں ہمارے گھروں میں ہم لوگ اُن کو جگہ دے رہے ہیں اِن کو اگر ہم جگہ نہ دیں کہیں اِن کو جگہ ہی نہیں ملے گی۔ ہم اپنے گریبان میں دیکھیں ہم اپنے گریبان کو نہیں دیکھتے ہم پولیس والوں کو قصوروار کہتے ہیں ایجنسیوں کو قصوروار کہتے ہیں سر! ایسا نہیں ہے اِس طریقے سے نہیں چلے گا ابھی جو ہو گیا وہ ہو گیا اُس کے بعد ہم نے سوچنا ہے کہ بھئی کیا کرنا ہے آ کے بیٹھ جائیں سر جوڑ کے بیٹھیں بھئی اِس ملک کو امن کا گہوارہ بنانا ہے بلوچستان کو امن کا گہوارہ بنانا ہے اور انشاءاللہ امن آئیگا۔

جناب اسپیکر: ok ok

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ماہی گیری و کوسٹل ڈویلپمنٹ: یہی آپ کہتے ہیں کہ بارڈر پر، بارڈر گوادر کا مولانا صاحب آپ بیٹھے ہوئے ہیں گوادر کا بارڈر تو کھلا ہوا ہے۔ وہاں سے تیل آ رہا ہے مند کے نزدیک بارڈر کھلا ہوا ہے، بارڈریں تو کھلے ہوئے ہیں، ابھی چمن کا اگر بارڈر بند ہے چمن میں کیوں دہشتگردی نہیں ہو رہی ہے؟ کیونکہ جب بارڈریں بند ہونگے تو دہشتگردوں نے جب بارڈر کھلے گا تو دہشتگردی یہ نہیں ہے ہم پہلے بینکوں کو لوٹتے ہیں بعد میں اُنکو جلا دیتے ہیں یہ کونسا طریقہ ہے۔ ہم اپنے عوام کو نقصان دے رہے ہیں ہم علاقے کے لوگوں کو نقصان دے رہے ہیں یہ پیسہ کس کا ہے؟ ہمارا ہے ہمارے علاقے کے لوگوں کے ہیں ہمارے بزگروں کے ہیں ہمارے غریبوں کے ابھی گوادر میں 4 بزگر، مزدور آپکا علاقہ ہے مولانا صاحب ان مزدوروں کو کیوں مارا ہے؟ اِنہوں نے کیا قصور کیا ہے؟ یہ تو فوجی آفیسر نہیں ہیں یہ تو پولیس والے نہیں تھے یہ تو غریب تھے وہاں مزدوری کرنے کیلئے اِن کو کیوں مارا ہے؟ اِن کو تو نہیں مارنا چاہیے تھا جی، یہ تو مزدوری کے لئے آئے تھے صحبت پور کے لوگ تھے اِن کی آپ نے مذمت کی ہی نہیں۔ ہم مذمت نہیں کر رہے ہیں ہم

مذمت کریں ہم دفاع کریں اپنی فوج کا ہم دفاع کریں اپنی ایف سی کا ہم دفاع کریں اپنی پولیس کا دفاع کریں اپنے جو نوجوان شہید ہوئے اُن کا دفاع کریں اور انشاء اللہ تعالیٰ اِس ملک میں ایک ہی سرفراز صاحب ہیں اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: ok جی۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ماہی گیری وکوسٹل ڈویلپمنٹ: وزیر اعلیٰ صاحب میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں یہی مذمت کرتے ہیں اکیلا وزیر اعلیٰ صاحب ہر وقت مذمت کر رہے ہیں ہم لوگ نہیں کر رہے ہیں کیوں نہیں کر رہے ہیں ہم بھی کریں اکیلا سرفراز نے ذمہ داری نہیں لی ہے، ہم سب کی ہے ہم بھی کیبنٹ کا حصہ ہیں جتنا حق اُن کا اُتنا حق ہمارا ہے ہم سب مذمت کریں پھر اِس ملک میں امن آئیگا اور انشاء اللہ تعالیٰ امن آئیگا اور امن کا گہوارہ یہ ملک بنے گا۔ مہربانی thank you sir!

جناب اسپیکر: thank you.thank you۔دستگیر بادینی صاحب۔

میر غلام دستگیر بادینی: جناب اسپیکر صاحب! میں 31 کا یہ condemn کرتا ہوں اور میرے خیال میں اس وقت یہ بھی پورے بلوچستان کو ہلا دیا۔ جناب اسپیکر صاحب! ساتھیوں نے بات کی۔مختلف جیسے حاجی برکت رند صاحب کا جذباتی اور جوش، ولولا ناانگیز جو ہیں۔انہوں نے speech کی اور جیسے میرے بھائی حاجی زابد ریکی صاحب نے speech کی۔اگر میرٹ ہم اس اسمبلی میں جناب اسپیکر صاحب! بنائیں گے میں سمجھتا ہوں جیسے حاجی زابد صاحب نے کہا کہ لوگ فون کرتے ہیں کہ نوکریوں کے آرڈر کب ہوں گے۔کلاس فورتھ کے لیے بھی میرے خیال میں اگر ایک ایم پی اے 18، 20 ہزار ووٹ لیتا ہے وہ علاقے میں۔میری سی ایم صاحب سے گزارش ہے جب آپ اپنے ممبرز کو in power کریں گے تب جا کر آپ کسی اسٹیج پہ پہنچ سکتے ہیں۔ابھی ہم سارا دن گھومتے ہیں اپنے علاقے میں اپنے ایریا میں اگر کم بھی مہینے میں 10 سے 15 دن اپنے حلقے میں ہوتا ہوں یہی question ہے ہمارے جوتے گِس گئے ہیں۔سیکرٹری صاحبان کے پاس۔میرے پاس ہیں جناب سی ایم صاحب میں ایسے سیکرٹری صاحبان کی نشاندہی کر سکتا ہوں کیونکہ One taker پر کام چلاتے ہیں اور ہمارے نام سے جو ہے آرڈر ہوتے ہیں چھ۔میرے ڈسٹرکٹ میں آرڈر ہوتے ہیں مجھے پتہ نہیں ہے میں اس منسٹر کی بھی سی ایم صاحب آپ کے ساتھ شیئر کروں گا چونکہ میں بہت چار رہا تھا کہ سی ایم صاحب آپ سے میں کچھ شیئر کروں۔لیکن آپ کے پاس آتا تھا ملتا تھا۔آپ کا behavior اچھا ہے اور یہی ہے کہ آپ نے میرے خیال میں ٹوٹل جو صوبے کا جو آپ پر ایک ذمہ داری ایک بوجھ ہے آپ نے اٹھایا۔اور اس میں any time آئے آپ نے ٹائم دیا ہے شیئرنگ بہت۔لیکن مجھے ٹائم نہیں ملا شاید میں اپنے حلقے میں مصروف رہا۔ جناب اسپیکر صاحب! کہا جاتا ہے all is well all is not well کہ کچھ اچھا نہیں ہے جب اچھا آپ ہر اپنے

ممبر کو جیسے حاجی برکت صاحب کہتے ہیں حاجی برکت صاحب کے ساتھ یہ لفظ جو کہتے ہیں یہ لفظ ان کے ساتھ پھول جیسے ہی ان کی باتوں سے وہ تو کہہ رہے ہیں کہ میں پھول۔ لیکن ہمیں پھول کی طرح نہیں انگاروں کی طرح لگتا ہے۔ کیونکہ اس ٹائم ہم اپوزیشن سے ہیں اپوزیشن کے اگر آپ میرٹ ایک ڈسٹرکٹ کو آپ دیں گے 400 پر یا اس کو آپ 400 سے 500 بھی ملین دیں گے 400 سے 500 ملین میرے خیال میں ایک یونین کونسل میں آپ نہیں دے سکتے۔ اگر بلوچستان 44 فیصد بلوچستان پاکستان کا حصہ ہے۔ اور ایک ڈسٹرکٹ میں آپ دیتے ہیں 10 سے 15 ملین۔ معذرت کے ساتھ میں نام نہیں لوں گا کوئٹہ کے اتنے چھوٹے سے حلقے میں ہے یا کوئٹہ سے باہر اگر 10، 15 بلین وہاں پہ چلیں جائیں اور میں چار سو پانچ سو ملین میں، میں سوچتا ہوں کہ اٹھاؤں یا نہ اٹھاؤں۔ جب میرٹ آپ کی اسمبلی میں ہو جب آپ کام کریں لوگ کام مانگتے ہیں ہم جا کر بیٹھتے ہیں، 10۔20 دن بیٹھتے ہیں پبلک کو فیس کرتے ہیں یہ نہیں کہ ہم وہاں سے اٹھ کے آ گئے پھر ہم فیس نہیں کرتے ہم اپنے ایریاز میں نہیں جاتے ہم جاتے ہیں بیٹھتے ہیں صبح سے شام تک میری routine ہے میں پبلک کو سنتا ہوں لیکن all is not well کچھ اچھا نہیں ہے جب آپ آن بورڈ رلیں گے ہر ایک کو۔ اور اس چیز کو آپ تفریق کو کم کریں گے کسی کو 400 ملین کسی کو 10 بلین کسی کو 15 بلین۔ اور افسوس کے ساتھ 15، 10 بلین والے بھی خوش نہیں ہیں کہ کم ہیں، تو جناب اسپیکر صاحب !Jobs جناب سی ایم صاحب! آپ کا ایگریکلچر بالکل تباہ حال ہے اگر سولر پلیٹس دیے گئے ہیں ایک tension کی فضا وہ سولر پلیٹ کا credit بھی آپ کو سی ایم صاحب کو جاتا ہے میں نے اسی اسمبلی میں 24ء میں میں speech کرتا تھا میں کھڑا ہوتا تھا کہ خدارا آپ زمیندار طبقے کو ہاتھ میں لے لیں آپ کو یاد ہوگا جناب اسپیکر صاحب! آپ نے مجھے کہا solution میں نے کہا solution اسپیکر صاحب! فیڈرل اور مرکز کی سبسڈی کی مد میں 74 ارب روپے ہیں 74 ارب روپے کون دے سکتا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! لائیوسٹاک بھی تباہ حال ہے۔ دو سال گزر گئے ہیں ہم حکومت۔ میں اپوزیشن سے ہوں حکومت کی طرف سے ایک بھیڑ بھی مالدار کو نہیں دیا گیا لائیو اسٹاک کو بھی آپ دیکھیں۔ ایگریکلچر کو بھی آپ دیکھیں۔ ہر سیکٹر کو دیکھیں آج مریم بی بی ہر سیکٹر پر کام کر رہی ہیں۔ ابھی وہ کہتے ہیں کہ میں ایسے villages بناؤں گی model villages ابھی مطلب ہر سیکٹر کو اس نے چھوڑا نہیں ہے۔ وہ آئی تھیں ہم یہاں موجود نہیں تھے نہیں مل سکے۔ تو میری suggestion ہے کہ لائیو اسٹاک ہے ایگریکلچر ہے آج تک دو سال گزر گئے میں کم از کم اپنے ایریا میں، میں نے لائیو اسٹاک پر میں سر۔

جناب اسپیکر: exactly دستگیر صاحب آپ کے علاقے میں بہت بڑا واقعہ ہوا ہے آپ اس سے اوپر آ جائیں۔

میر غلام دستگیر بادینی: جناب اسپیکر صاحب! میں اسمبلی میں دو سال پہلے چیختا رہا ہوں کہ صدر تھانے کے لیے

صدر تھانہ۔اور مزے کی بات دیکھیں! صدر تھانہ اور سٹی تھانہ آپس میں ایک دیوار ہے۔

جناب اسپیکر: بادینی صاحب! دیکھیں۔

میر غلام دستگیر بادینی: please سر ابھی آپ law and order پر آ گئے تو میں law and order پر بات کروں گا۔سٹی تھانہ آپ کا شہر میں ہے صدر تھانہ بھی شہر میں ہے۔ میں نے اسی اسمبلی فلور پر آئی جی صاحب بیٹھے ہوئے تھے مَیں نے request کی مَیں نے کہا آئی جی صاحب صدر تھانے کے لیے مفت جگہ پڑی ہے۔لیکن 80 ملین روپے آپ لوگوں کے پاس نہیں ہے کہ آپ صدر تھانہ بنائیں لاء اینڈ آرڈر کی situation کیسی ٹھیک ہوگی جناب اسپیکر صاحب! راتوں رات چھ سو سات سو بندے enter ہو جاتے ہیں آپ کی سیکورٹی کہاں ہے۔ چھ سو، سات سو بندے آکر پورا آپ کا ڈسٹرکٹ سنبھال لیتے ہیں۔صدر تھانہ بازار میں ہے۔اچھا صدر تھانہ اور سٹی تھانے کے درمیان ایک دیوار ہے۔مَیں نے اسی اسمبلی میں request کی ہے۔مَیں نے اپنی speech میں آپ کو ریکارڈ آپ کے ساتھ شیئر کروں گا کہ خدارا 80 ملین کا ایک صدر تھانہ ہے، ڈی آئی جی وزیر خان ناصر صاحب نے مجھے پی سی ون دیا ۔میں نے پی سی ون بھی شیئر کیا مَیں آئی جی معظم صاحب سے بھی جا کر ملا۔مَیں نے speech میں بھی کہا کہ خدارا ہمیں صدر تھانہ دے دیں۔دو تھانے ہمارے ہیں دیوار ایک ہے۔دونوں آکر راتوں رات سارے weapon اُٹھا کر لے گئے وہ بھی سرکاری گاڑیوں میں۔۔۔

جناب اسپیکر: ہو گیا۔

میر غلام دستگیر بادینی: دیکھیں! security laps ہیں دیکھیں بات ہوتی ہے۔security laps ہے کہ ایک رات میں چھ سو، سات سو بندے داخل ہو جاتے ہیں۔سیکورٹی کہاں ہے۔اچھا کہاں سے آئیں۔ بقول مولانا فضل الرحمان صاحب کے کہ ایک انار کا کاٹن پکڑا جاتا ہے weapon اور sucider آتا ہے پتہ نہیں چلتا وہ ہاتھ نہیں لگتے۔انار کا ایک کریٹ ہاتھ لگ جاتے ہیں۔تو security laps ہے۔جناب اسپیکر صاحب! ہماری بلوچی کا قصہ ہے کہ کسی نادان کی بھی آپ سنیں ہوسکتا ہے مَیں غلط ہوں۔مَیں آپ کو suggestion دے رہا ہوں ہوسکتا ہے میری باتیں ٹھیک نہیں ہیں لیکن میں آپ کو suggestion دے رہا ہوں کہ law and order کی situation کیسی بہتر بنائی جاسکتی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! سات آٹھ دن تک ہمارے ڈسٹرکٹ کے لوگ اپنے گھروں میں محصور ہیں کسی کے گھر میں آٹا نہیں کسی کے گھر میں چاول نہیں کسی کے گھر میں کھانے کو نہیں، آٹھ دن تک۔اور ڈرائیور اور ایمبولینسز کے ڈرائیور۔ بچے ہمارے کالجز کے hostages تھے۔ہمارے ایمبولنس ڈرائیور، ہمارے سٹیزن ہمارے شہری بوڑھے، چار سال کے پانچ سال کے بچے، میں وہ لسٹ صاحب سے شیئر کروں گا کہ کتنے بچے کتنے جوان کتنے

بوڑھے اور ڈرائیور ایمبولنس کے تھے کتنے شہید ہو گئے۔ تو جناب اسپیکر صاحب! اس پر کچھ سوچنے کی ضرورت ہے کہ آیا راتوں رات ایک ہی رات میں پورا کنٹرول حاصل کیا جاتا ہے ایک ڈسٹرکٹ کا۔ آیا اس میں کہاں سے ہماری کوتاہی ہوئی کیوں ہوئی؟ آیا ہمارے دو تھانے ایک شہر کے اندر ہم نے بٹھا دیے اِن کو۔ کہ جی all is well . all is not well اچکزئی صاحب کا مجھے افسوس ہوا کہ اپوزیشن لیڈر ہیں کہ اِس ٹائم آپ کو بٹھایا گیا ہے اور آپ بیٹھ کر ٹوٹل بلوچستان کو آپ تقسیم کر رہے ہیں۔ distribute کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: تو آپ سارا بوجھ security laps پر ڈال رہے ہیں۔

میر غلام دستگیر بادینی: میں سر! اس ٹائم ہماری اپنی سیاست کر رہا ہے سیاست کا ٹائم نہیں ہے وہ کہتا ہے کہ جی Quetta is only for us. we are befor not after سر! یہ befor اور after کی باتیں نہیں ہیں کہ کوئٹہ میرا ہے یہ میرا ہے وہ میرا ہے۔ اس ٹائم آپ نے بیٹھنا ہے as opposition leader اتنا بڑا جو ہے قد والا بندہ اگر آ کر صرف اور صرف ایک، 10 ایکڑ کی باتیں کریں کہ اس کے پاس 10 ایکڑ نہیں ہے، کس کے پاس نہیں ہے۔ اسلام آباد والے بیٹھے ہیں اِن کو پتہ نہیں ہے کہ یہاں بلوچستان میں ground realities کیا ہے ابھی تک بلوچستان آپ جائیں اسلام آباد والے کہتے ہیں۔ آپ بلوچی لوگ آپ بلوچی لوگ بھائی ہم بلوچ ہیں Language بلوچی ہے۔ ہم بلوچ tribe کو بلوچ کہتے ہیں بلوچی Language کو کہتے ہیں۔ ابھی تک اسلام اباد والوں کو یہ پتہ نہیں ہے وہ کہتا ہے آپ بلوچی لوگ۔ آپ لوگ براہوی لوگ۔ براہوی is language, Balochi is bravhi languag but Tribe is baloch. تو بلوچ Tribe ہے Language براہوی ہے بلوچی ہے تو جناب اسپیکر صاحب! میری گزارش یہ ہے کہ جب آپ کے Officers head of departments آپ کے ڈسٹرکٹ کے head کو وہ یرغمال بنائے جاتے ہیں۔ آیا وجہ کیا ہے؟ کچھ points میرے رہ گئے ہیں۔ جب آپ کے ایم پی ایز کمزور ہوں گے اُن کے پاس فنڈز نہیں ہوں گے۔ وہ صرف اس چیز کو چیک کرنے کی ضرورت ہے جناب اسپیکر صاحب! کہ لوگ وہاں کیوں مائل ہو رہے ہیں سی ایم صاحب اس چیز کو آپ دیکھ لیں۔ کہ لوگوں کی atraction وہاں کیوں جاری ہے۔ جیسے حاجی زاہد نے کہا کہ یہ۔۔۔

جناب اسپیکر: ایم پی اے کمزور ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ ہتھیار اُٹھا لیں۔

میر غلام دستگیر بادینی: میری گزارش یہ ہے کہ آپ کے 35-30 لاکھ نوجوان بے روزگار ہیں جناب سی ایم صاحب! آپ ایسے Packages ہر ڈسٹرکٹ کو دیں۔ آپ کے پاس بارڈرز ہیں آپ بارڈر ٹیکس رکھ دیں 50 percent آپ بارڈر کو دے دیں 50 فیصد آپ فیڈرل کو دے دیں، پھر 50 percent آپ Province کو دے دیں یہ

نہیں ہے texes سے collection سے آپ نوجوان کو youth کو Engage کر سکتے ہیں۔جیسے ہمارے منسٹر ہیں Contract basis پر اپنے آرڈر کیے۔باقی جو آرڈرز پر ڈیڑھ دو سال ہو گئے ابھی تک آرڈرز نہیں ہو رہے اور اب نوجوان بے روزگار پھرتے ہیں۔آپ دیکھیں کہ لوگوں کو۔لوگ سب بے روزگاری کی وجہ سے اور لوگ بارڈر کی بندش کی وجہ سے۔ہمارے ہاں جیسے رخشاں ڈویژن کا بتایا حاجی زاہد صاحب نے رخشاں ڈویژن میں ہمارا تقریباً یہ جو چار ڈسٹرکٹس ہیں۔میں مستونگ کوئٹہ قلات وغیرہ تک نہیں جاؤں گا۔چار ڈسٹرکٹ کے لوگ ہیں ہمارے لوگ بارڈر کے ساتھ جڑے ہوئے جب بارڈر کے ساتھ جڑے ہوئے لوگ ہیں سب تو ان کا کاروبار before 1947 گدوں پر ابھی گاڑیوں کا سلسلہ آ گیا ہے اگر آپ بارڈر پہ لوگوں کو engage کریں گے اگر آپ youth کو engage کریں گے آپ کوشش کریں کہ لاء اینڈ آرڈر کی situation بہتر بنانے کے لئے ان کو آپ Jobs دے دیں روزگار دے دیں۔اگر جناب اسپیکر! یہاں آ کر ہم گفتاً نشستاً برخاستاً والا قصہ کریں میرے خیال میں یہ مسائل کا حل نہیں ہے۔ اس مسئلے کو ہم نے سیریس لینا ہے کہ اس کی solution کیا ہے۔

جناب اسپیکر: جو واقعات ہوئے ہیں آپ اس کی مذمت کرتے ہیں؟

میر غلام دستگیر بادینی: مَیں condemn پہلے کر چکا ہوں۔

جناب اسپیکر: honorable leader of the House ok Thank you very much . ایک اسپیکر مزید ہے تو بہت سارے۔وہ بولنا چاہتے ہیں اگر آپ اجازت دیں تو مَیں سب کو ٹائم دونگا۔اور اگر آپ سمجھتے ہیں کہ نہیں۔ساڑھے پانچ تک ٹھیک ہے سر! ایک منٹ hold کریں۔ at five thirty will hand you over the House

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): سر! دیکھیں گزارش یہ ہے کہ three speakers مینا بلوچ صاحبہ ہیں اور زرک صاحب ہیں اور اے این پی کے پارلیمانی لیڈر ہیں ان کو تین، تین منٹ کا ٹائم دے دیں۔ so that اُس کے بعد پھر آپ کو پتہ ہے کہ I had a very important commitment so I have to leave for that باقی بہت ٹائم لگ جائیگا۔please تین کو بولنے دیں۔اگلی اسمبلی میں کر لیں۔

جناب اسپیکر: done done جی مینا مجید صاحبہ! please

انجینئر زمرک خان اچکزئی: جناب اسپیکر صاحب! آپ ایک کام کریں پہلے پارلیمانی لیڈرز کو بولنے دیں۔

جناب اسپیکر: سر! پارلیمانی لیڈرز اپنی جگہ پر آپ سنیں غلط نہیں ہے۔میری بات سنیں۔بات یہ ہے کہ جہاں trouble ہے۔جن علاقوں کے ایم پی ایز ہیں اُن کو priority جانی چاہیے وہ اپنی جگہ پر ٹھیک ہیں۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: آپ کو پتہ بھی ہے کہ امن وامان صوبے میں ایک جگہ پر بھی ٹھیک نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: آپ کی بات ٹھیک ہے۔آپ کے علاقے میں ایسے کچھ بھی واقعات نہیں ہیں۔لہذا آپ سے بہتر جہاں state challenge ہوئی ہے وہاں بات کرنی چاہیے۔آپ کے علاقے میں تو state challenge نہیں ہوئی ہے۔تشریف رکھیں please۔جی میڈم صاحبہ۔

محترمہ مینا مجید بلوچ(مشیر برائے وزیراعلیٰ محکمہ کھیل وامور نوجوانان): بسم اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم ۔سب سے پہلے آپ کا بہت شکریہ۔مَیں کہنا چاہوں گی بالکل خواتین کی طرف سے کسی نے نہیں بولا ہے۔مَیں خواتین کی نمائندگی یہاں کررہی تھی سب کی طرف سے لیکن پھر بھی اعتراض ہورہے ہیں کہ بولنے نہیں دیا جائے۔اتنے مرد بول رہے تھے ہم سن رہے تھے تو آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مائیک دیا۔اسے احساس اور انتہائی سنجیدہ اور قومی سلامتی سے جوڑیں جو موضوع ہے اُس پر بولنے کا آج مجھے موقع دیا۔ جناب اسپیکر! گزشتہ روز ہم نے دیکھا کہ بلوچستان میں کوئٹہ سمیت بلوچستان کے مختلف مقامات پر دہشت گردی کے واقعات ہوئے ۔اوران واقعات کے نتیجے میں کئی عام شہری شہید ہوئے۔جبکہ وطن عزیز کے دفاع میں سیکورٹی فورسز کے جوانوں نے جام شہادت نوش کیا۔مَیں اس ایوان کے توسط سے تمام شہداء کوخراجِ تحسین پیش کرتی ہوں ان کے لواحقین کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتی ہوں۔ جناب اسپیکر! مجھے لگا کہ آج کے اس سیشن میں ہمارے جومعزز ارکان ہیں وہ اُٹھ کر اس دہشت گردی کے خلاف بات کریں گے ۔کیونکہ شف،شف بہت ہوا ہے بلوچستان میں ۔مَیں سمجھتی ہوں کہ اب وقت آچکا ہے تمام چیزیں ہمارے سامنے آچکی ہیں۔بڑے واضح طور پرآچکی ہیں ہمیں پتہ ہے۔کہ یہ فتنۃ الہندوستان ہے۔یہ sponsored terrorism ہے یہ کوئی قومی ردعمل نہیں ہے یہ کوئی قومی جنگ نہیں ہے ۔یہ فتنۃ الہندوستان کے عزائم ہیں جو بلوچستان سے وہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔وہ بلوچوں کا خون بہا کر بلوچوں کواستعمال کر کے بلوچستان کی سرزمین کوخون ریز کر کے وہ اپنے عزائم حاصل کرنا چاہتا ہے۔تو اب ہمیں کھل کے بولنا ہوگا۔یہ کوئی قومی جنگ نہیں ہے،یہ کوئی محرومیوں کی جنگ نہیں ہے۔کیا چاہتے ہیں وہ؟BLA کا بشیر زیب موٹرسائیکل پرسوار ہوکرکہتا ہے کہ نکلو گھروں سے روڈز توڑو،سرکاری املاک توڑو۔ ہسپتال توڑو،سکول توڑو۔کچھ مت چھوڑو،محرومیوں کی جنگ ہے کہ ترقی چاہتے ہیں۔یہ روزگار چاہتے ہیں۔یہ نوجوانوں کے روزگار کی بات کرتے ہیں۔یہ جو دہشت گردی کررہے ہیں اُن کوکیا محرومیوں کا ازالہ چاہیے،اُن کومحرومیوں کا ازالہ نہیں چاہیے باتیں واضح ہیں بہت clear ہیں۔یہ پاکستان توڑنا چاہتے ہیں بلوچستان کوالگ کرنا چاہتے ہیں۔جودشمن کے عزائم ہیں۔کیونکہ بلوچستان جغرافیائی لحاظ سے عالمی قوتوں کی توجہ کا مرکز بن چکا ہے۔اور یہ وہ حقیقت ہے جو بھارت کوہضم نہیں ہورہی ہے۔وہ پاکستان میں عدم استحکام چاہتا ہے تو خدارا اپنے عوام کو بے وقوف بنانا بند کریں۔یہ منافقت

کی سیاست بھی بند کریں۔ یہ یا تو clear ہو جائے کہ جو بلوچستان توڑنے کی بات کرتے ہیں جو بلوچستان کے نوجوانوں کا خون بہا رہے ہیں اُن کا ساتھ دیں یا سرفراز بگٹی کا ساتھ دیں۔ بیچ کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اب اس منافقت کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اور افسوس اس بات پر ہوتا ہے مَیں بہت مختصر بولنا چاہوں گی کیونکہ ٹائم نہیں ہے، افسوس اس بات پر ہوتا ہے کہ ہماری عورتوں کو ہماری بچیوں کو اس آگ کا ایندھن بنایا جا رہا ہے۔ دکھ ہمیں اس بات کا ہوتا ہے کہ وہ لوگ BYC جیسی تنظیم قوم پرست ہماری، سیاسی جماعتیں جو بلوچستان، بلوچ غیرت، بلوچ ننگ کی بات کرتے ہیں، بلوچ غیرت کی بات کرتے ہیں وہ سمجھتے تھے کہ پنجاب سے ہماری ننگ وناموس کو خطرہ ہے۔ آج کدھر اُنکی آنکھیں بند ہیں۔ وہ نہیں دیکھتے ہیں، دیکھ رہے ہیں کہ بوڑھی عورتوں کو استعمال کیا جا رہا ہے۔ بچیوں کو استعمال کیا جا رہا ہے۔ ہماری ننگ و ناموس کے پیچھے بھی بھارت پڑا ہے۔ کہاں گئی ہماری غیرت۔ اب ہماری غیرت نہیں جاگتی اُس وقت ہم نے جھوٹا بیانیہ بنا ہوا تھا کہ پنجاب ہماری ننگ وناموس کے جو پنجاب سے ہمیں خطرہ ہے۔ ہماری عورتیں بہت bold ہو رہی ہیں۔ اب آپ کی بولڈ عورتیں دہشت گردی میں استعمال ہو رہی ہیں۔ اب آپ کی ننگ ناموس کو خطرہ ہے ابھی آپ نے آنکھیں بند کی ہوئیں ہیں۔ یہ منافقت ہے۔ یہ منافقت کی سیاست چھوڑنی چاہیے۔ بلوچستان کو جس دہشت گردی کا سامنا ہے۔ اس منافقت کی وجہ سے بھی اس دہشت گردی کا سامنا ہے۔ ہمیں نوجوانوں کو بتانا ہوگا۔ کہ یہ آپ کا دشمن ہے یہ آپ کی محرومیوں کا ازالہ نہیں کر رہا ہے۔ دشمن کو ذہن سازی سے، brainwash کر کے دشمن ہمارے نوجوانوں کو استعمال کرنا چاہتا ہے کیونکہ اُن کو سمجھ آ گئی ہے کہ اب صرف بندوق کی جنگ نہیں ہے جنگ نظریات کی بھی ہے۔ اور نظریات سے جس قوم کو شکست دی جا سکتی ہے۔ وہ بندوق سے نہیں دی جا سکتی ہے۔ تو ہمارے نوجوانوں کی ذہن سازی کی جا رہی ہے۔ پورا ایک منظّم طریقہ کار ہے جو سوشل میڈیا سے لیکر اور اس طرح کچھ ایوان میں کھڑے ہو کر confuse کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ سب continue کر رہے ہیں دہشت گردی۔ دہشت گردی میں بلوچستان تو ہم سب کو اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھنا ہوگا اور خود کو accountable کرنا ہوگا۔ کہ بلوچستان کی اس دہشت گردی میں ہم کہیں نہ کہیں شاید اس کو contribute کر رہے ہیں۔ ہم اپنے نوجوان کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ہم جہاں بلوچستان کو گمراہ کر رہے ہیں پوری عالمی دنیا کو گمراہ کر رہے ہیں۔ تو ہم بھی اُس کے facilitators ہیں soft facilitator ہیں۔ اب ہمیں سمجھنا ہوگا اور اس دہشت گردی کے خلاف کھڑے ہونا ہوگا۔

جناب اسپیکر: Thank you۔ حاجی نور محمد دمڑ صاحب۔ حاجی صاحب مختصراً بالکل دو یا تین منٹ میں آپ نے ختم کرنا ہے۔

حاجی نور محمد دمڑ (وزیر محکمہ خوراک): شکریہ جناب اسپیکر! سی ایم صاحب نے بھی کہا ہے کہ ٹائم نہیں ہے ہم نے

ٹائم بچانا ہے سی ایم صاحب کے لئے۔ہم نے قائد ایوان کی speech کو سننا ہے۔سب سے پہلے آج جس موضوع پر بات کرنی ہے۔ یقیناً ایک اہم اور سنجیدہ موضوع ہے۔اور مذمتی قرارداد 31 تاریخ کو جو واقعہ ہوا۔ظاہری بات ہے یہ قرارداد مشترکہ قرارداد ہے۔ہم سب نے اس کی مذمت کرنی ہے۔اس سے پہلے جتنے واقعات ہوئے ہیں اس کی مذمت کرنی ہے اور اُس کے بعد جتنے واقعات ہونگے ہم نے اُن کی مذمت کرنی ہی کرنی ہے۔ جناب اسپیکر! آج یقیناً ایک سنجیدہ موضوع ہے اور بہت سنجیدہ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے کچھ ممبران صاحبان حقائق سے چشم پوشی کر کے کہیں اور طرف چلے گئے۔میرے ذہن میں تھا کہ ہم آج کچھ سنیں گے اپنے کچھ ساتھیوں کے جذبات سنیں گے اور اُن کے آئندہ کے لائحہ عمل پر۔لیکن یہاں بیٹھ کے جس طرح ہم double-minded کا شکار ہیں۔اور میرے خیال میں یقیناً یہ مایوس کن ہے ہمارے لئے۔ بہر حال مَیں واقعہ کی مذمت کرتا ہوں اور ساتھ،ساتھ 31 تاریخ کو یا اس سے پہلے ہمارے جتنے نوجوان شہید ہوئے ہیں ان سب کے لئے دعائے مغفرت اور اللہ تعالیٰ سے دعا گوں ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔اور ساتھ،ساتھ اپنی فورسز کو مَیں خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں کہ اُنہوں نے جس جوانمردی کے ساتھ دشمن سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کیا اور اُن کو بھگایا۔اور ان کو جس طرح جہنم واصل کیا یقیناً ہماری فورسز مبارکباد کی حقدار ہیں۔ جناب اسپیکر! یقیناً جس طرح دوستوں نے کہا ہمیں یہ double-minded نہیں ہونا چاہیے۔ یہ جنگ جس طرح دوستوں نے کہا کہ ساحل اور وسائل کی جنگ یا حقوق کی جنگ ہے۔اگر حقوق کی جنگ ہے تو پھر میرے خیال میں اس فورم سے جس طرح کئی دفعہ ہم نے کہا ہے کہ یہ ایک فورم ہے حقوق کے لئے۔تو اس فورم میں سارے نمائندے ہیں بات کرلیں اُن کو مطمئن کرلیں کہ ہم آپ کے نمائندے ہیں ہم بات کرتے ہیں آپ کے حقوق کے لئے۔لیکن اپنے حقوق کے لئے یا حقوق کے نام پر بندوق اُٹھانا اور پھر بے گناہ لوگوں کو شہید کرنا اور پھر فورسز کے عام سپاہی کا کیا گناہ ہوگا۔ ایک پولیس یا ایف سی کے جوان کا کیا گناہ ہوگا۔ کیا وہ پالیسی بناتے ہیں کیا وہ policy maker ہیں؟اور کیا اُنہوں نے آپ کے حقوق پر ڈاکہ مارا ہے؟ وہ تو سیکورٹی کیلئے کھڑے ہیں اور آپ آکر سب سے پہلے اُن کو ٹارگٹ کرتے ہیں۔تو یہ میرے خیال میں اس سے ہمیں نکلنا چاہیے کہ جنگ جس طرح دوستوں نے کہا کہ واضح جنگ ہے یہ indian proxies ہیں،انڈیا ہی ہم سے یہ بدلہ لے رہا ہے اور ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہیے یہاں کچھ دوستوں نے کہا کہ انڈیا کیک کی طرح ہمیں کاٹ رہا ہے۔ بھائی یہ پرانی باتیں ہیں کسی کا باپ بھی پاکستان کو نہیں کاٹ سکتا۔کسی کا باپ بھی بلوچستان کو پاکستان سے الگ نہیں کرسکتا۔ کیونکہ ہماری فورسز وہ فورسز ہیں جو دنیا میں مشہور ہیں دنیا ہم سے مدد مانگ رہی ہے۔دنیا اپنی سیکورٹی کے لئے پاکستان سے مدد مانگ رہی ہے۔ یہ چند مٹھی بھر عناصر ہیں وہ paid عناصر ہیں۔وہ بزدل و بے غیرت جو پیسوں کی خاطر لڑ رہے ہیں۔ پھر بلوچستان کو ہم سے الگ کر کے لے جانا چاہتے

ہیں یہ تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا لیکن یہ ہے کہ تھوڑا سا ہمیں یہاں اس طرح کی باتیں رکھیں اُن کو ہم نے حوصلہ دینا ہے۔ ہمیں حوصلہ نہیں دینا چاہیے ہمیں بیک آواز اپنی فورسز کے ساتھ ابھی بات clear ہے۔کوئی اِس میں آگے پیچھے نہیں ہے اگر حقوق کی بات ہے حقوق کی بات سیاستدانوں سے ہونی چاہیے بااختیار لوگوں سے ہونی چاہیے اور وہاں سے کم سے کم کوئی بااختیار ہو پتہ ہی نہیں چلتا ہے کہ اِن کے boss کہاں بیٹھے ہیں اور کہاں سے اِن کو ہدایات ملی ہیں آپ کو یہ بھی پتہ نہیں ہے لیکن یہاں جو باتیں ہوتی ہیں کہ بالکل مذاکرات کے لیے۔مَیں کہتا ہوں کم سے کم بحثیت اسمبلی کے ایک رکن کے سی ایم صاحب آج ہی مذاکرات کے لیے کمیٹی تشکیل دیں۔لیکن وہاں سے بھی کم سے کم ایک نمائندگی کے ایک کمیٹی کی تشکیل ہونی چاہیے۔ایک نمائندہ وہاں سے بھی ہونا چاہیے کہ وہاں سے پتہ ہی نہیں چلتا ہے اور ہم ایسے ہی مفت میں بیٹھ کر اُس کو support کررہے ہیں لیکن یہ میرے خیال میں سر! ٹھیک بات نہیں ہے نیک شگون نہیں ہے۔ بہرحال ہمیں clear ہونا چاہے اپنی فورسز کے شانہ بشانہ اور مَیں یقین دلاتا ہوں بلوچستان کے عوام کو کہ یہ جو کچھ بھی ہورہا ہے یقیناً یہ destablize تو کررہے ہیں ہمیں نقصان تو دے رہے ہیں لیکن یہ ہے کہ بلوچستان کی ساکھ کو نقصان نہیں پہنچے گا پاکستان کی ساکھ کو نقصان نہیں پہنچے گا اور یہ سسٹم رہے گا اور یہ پاکستان رہے گا اور یہی ہم سیاست کرتے رہیں گے اور یہ جو مٹھی بھر عناصر ہیں ان کا نام ونشان نہیں ہوگا۔یہ پہلی بار نہیں ہے کئی بار اسطرح کی مذمتی تحریکیں اُٹھی ہیں لیکن آپ پھر پوچھ لیں اُس وقت کے مذامت کاروں سے پھر کیا بنا۔کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں اپنی فورسز کے ساتھ کھل کر ہونا چاہیے سپورٹ کرنا چاہیے اور سی ایم بلوچستان کو مَیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ۔۔۔

جناب اسپیکر: Thank you

وزیر محکمہ خوراک: کہ اپنے موقف پر وہ کھڑا ہے اور بالکل آگے پیچھے نہیں ہے واضح کہتے ہیں کہ دہشتگرد ہیں یہ انڈین proxies ہیں۔یہ ناحق لڑرہے ہیں اگر حقوق کی بات ہے تو سب سے پہلے یہ بھی بلوچ ہے تو آجاؤ نہ اِس کی سپورٹ تو کرلو اس کی پشت پر کھڑے ہوجائیں تو سب سے جو زیادہ حقوق لائے ہیں اس دور میں تو اِنہی نے لائے ہیں اور کس نے نے لائے ہیں۔اور بالکل مرد کی طرح کھڑا ہے میدان میں لڑتے بھی ہیں یہ فورسز کے ساتھ جاکر میدان میں بھی لڑتے ہیں اور میڈیا میں بھی لڑتے ہیں۔مَیں اپنی طرف سے سی ایم صاحب آپ کو اور اپنی فورسز کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہم اپنی قوم کے ساتھ اور اپنے علاقوں کے ساتھ ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں آپ جس جوان مردی سے لڑرہے ہیں ہم بھی اِسی طرح آپ سے سیکھتے ہوئے اِنشاءاللہ آپ کے نقش قدم پر چلیں گے اور اپنی اِس مٹی کی انچ ،انچ کی حفاظت کریں گے چاہے اسکے لئے ہمیں اپنے خون کا بھی نذرانہ دینا پڑے ہم اِنشاءاللہ حاضر ہیں۔

جناب اسپیکر: Ok Thank you جی زرک خان صاحب۔

جناب زرک خان مندوخیل: Thank you جناب اسپیکر۔ جناب اسپیکر! ٹائم کم ہے کیونکہ قائد ایوان بھی بات کرنا چارہے ہیں مَیں اِس واقعہ کی پُر زور مذمت کرتا ہوں جو 31 جنوری کو بلوچستان میں ہوا اسلام آباد میں جو واقعہ ہوا ہے اِس کی مذمت کرتا ہوں اور خاص کر اپنی سیکورٹی فورسز اور کور کمانڈر بلوچستان آئی جی پولیس آئی جی ایف سی اِن کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جس بہادری سے اُنہوں نے اپنے مادر وطن اِن دہشتگردوں سے clear کیا اور خاص طور مَیں اُن کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں جو انڈین sponser ہیں جو انڈیا اپنی اِن حرکتوں سے باز نہیں آرہا ہے مَیں اِن کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ جو ہمارے فیلڈ مارشل صاحب سید عاصم منیر اُنہوں نے جومئی 2025ء میں آپ کو جو جواب دیا تھا یہ صرف جواب تھا یہ ہمارا حملہ نہیں تھا اگر ہم حملہ کرتے تو آپ کی نسلیں یاد رکھتیں اور جناب اسپیکر ٹائم کم ہے ایک اور چیز بتانا چاہتا ہوں ہمارے زاہد بھائی نے ہمارے قائد میاں شہباز شریف پر الزام لگایا کہ دہشتگردی اُن کی وجہ سے ہے زاہد بھائی جو لوگ لاہور میں کانفرنس میں بیٹھ کر جو تیس سال سے اِس سسٹم کے beneficiary رہے ہیں وہ بلوچستان کو توڑنے کی بات کررہے ہیں تو ہماری قائد جو کل آئی تھیں۔

جناب اسپیکر: الزام نہ لگائیں۔ الزام نہ لگائیں۔

جناب زرک خان مندوخیل: تو ہماری قائد جو کل آئیں ہماری قائد مریم نواز صاحبہ۔

جناب اسپیکر: الزام نہیں لگائیں وہ کہہ رہے تھے کچھ اُنہوں نے وعدے کیئے تھے وہ پیسے نہیں آئے۔ no reaction۔ مَیں آپ کی جگہ پر بول رہا ہوں آپ بیٹھیں تشریف رکھیں۔ جی جی۔

جناب زرک خان مندوخیل: جو کل چیف منسٹر پنجاب آئی تھیں اُنھوں نے ہمارے بچوں کے لیے state of art Childern Hospital کا اعلان کیا۔ ہم نے پنجاب کو کیا دیا۔ ہم نے پنجاب کو ہمیشہ لاشیں ہی دی ہیں اِدھر بلوچستان میں تو آخری میں last میں مَیں ایک دفعہ DG ISPR اور چیف منسٹر بلوچستان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ اِن مشکل حالات میں بھی اُنہوں نے state کا narrative جو تھا وہ عوام کے سامنے رکھا۔ مَیں اِن سب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ thank you

جناب اسپیکر: زاہد علی ریکی صاحب نے صرف یہ کہا تھا کہ ہمیں وسائل کی ضرورت ہے فیڈرل گورنمنٹ ہمیں وہ وسائل اور ہماری جو مراعات ہیں جس سے یہ سسٹم ہم address کر سکتے ہیں وہ ہمیں مہیا کرے باقی ٹھیک رہے گا۔ زمرک خان صاحب۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! آپ نے ٹائم دیا آخر میں اور وہ بھی سی ایم صاحب کہہ رہے ہیں کہ مَیں بہت جلدی میں ہوں اُن کا بھی کوئی انٹرویو آرہا ہے ابھی مجھے سمجھ نہیں آرہی ہے کہ بات کس طرح کرلوں اور

کیسے complete کرلوں کیونکہ انسان کے ذہین میں کچھ سوالات ہوتے ہیں کچھ اِس معاملے کو serious دیکھنا پڑتا ہے۔سب سے پہلے تو میری اپنی طرف سے اپنی عوامی نیشنل پارٹی کی طرف سے ہمارے لیڈر نے بھی اِس کی مذمت کی ہے،ہم دہشتگردی کے ہمیشہ مخالف رہے ہیں ہم نے ہمیشہ دہشگردی جہاں بھی دنیا میں کہیں بھی ہوتی ہے کسی بھی کونے میں ہوتی ہے کسی بھی صورت میں ہوتی ہیں ہم نے اُن کی مذمت کی ہے ابھی آپ دیکھ لیں پاکستان میں دوصوبے جو ہیں وہ دہشتگردی کی لپیٹ میں ہیں خاص کر KPاور بلوچستان ۔مختلف ناموں سے اُن میں دہشتگردی کا طریقہ کار different ہے لیکن ہوتا ہے بندوق کے زور پر،ہم نے کبھی بندوق کی حمایت نہیں کی ۔ باچا خان کا فلسفہ یہی ہے کہ عدم تشدد سے ہم اکھٹے ہوسکتے ہیں اُس نے انگریزوں کے خلاف جہاد کیا عوام کی طاقت سے عدم تشدد کا فلسفہ اپنا کر ایک لکڑی کا ٹکڑا اُٹھا کر اپنی فورس کو دیا تھا اور یہاں سے اُن کو نکال کر مجبور کر دیا۔تو ہم کیسے دہشتگردی کا وہ کر سکتے ہیں ہماری فورسز ہمارے سیکورٹی اداروں کے بعد پاکستان میں دہشتگردی کے خلاف اگر سب سے زیادہ قربانی دی ہے تو وہ عوامی نیشنل پارٹی نے دی ہے۔2008 سے 2013 تک 1260 ہمارے منسٹرز،منسٹرز کے خاندان اور ہمارے کارکن اور ہمارے ورکر اُس میں شہید ہوئے ہیں ہم کیسے اِس کی حمایت کریں گے لیکن بات یہ نہیں ہے بات یہ ہے کہ ہم اِس مسئلے کو کیسے کنٹرول کریں گے مَیں سی ایم صاحب کی بات نہیں کروں گا سرفراز صاحب کی اگر ذاتی طور پر مَیں بات کروں گا تو مَیں اُن کا مشکور ہوں اُس نے اپنے طور پر اِ س بلوچستان کے لیے یا اِس اسمبلی کے لیے کچھ کیا ہے تو وہ مَیں appreciate کرتا ہوں ۔لیکن بات اسمبلی کی ہے ہماری اسمبلی کو کتنے لوگ سُنتے ہیں ہمارے پاس کیا طاقت ہے ہم منتخب نمائندے ہیں لیکن ہمیں کوئی نہیں سنتا ہے ہم تو یہاں لا چار بیٹھے ہوئے ہیں مَیں فیڈرل کو address کرتا ہوں حالات کیوں اتنے خراب ہوئے کیوں ہماری کنٹرول میں نہیں ہے۔ہم کہتے ہیں BLA ہے TTP ہے TTA ہے چھوڑو اِن کو چھوڑو ہندوستان تو میرا دشمن ہے وہ تو مجھے کبھی آرام سے جینے نہیں دے گا ۔ہمارے follower کیا ہیں ہم تو اِدھر کھڑے ہوکر بات کرتے ہیں ہم اِن کو یہ کریں گے اُن کو وہ کریں گے وہ تو آپ نے کر دیا کیا کیا ہے۔اِن گروپوں کے پاس پندرہ، پندرہ لوگ ہوتے تھے آج سے پندرہ سال پہلے آج ہزاروں لوگ ہیں اُن کے ساتھ کیوں سوال اُٹھتا ہے ۔میرے capital میں لوگ آتے ہیں تین سو چار سو لوگ مجھے پتہ ہی نہیں ہوتا ہے کیوں سوال اُٹھتا ہے،مَیں کہتا ہوں کہ فیڈرل میں صوبے کے چیف منسٹر کو کہتا ہوں کہ وہ اپنے طور پر جو کر رہا ہے وہ ٹھیک ہے کتنے اختیارات دیئے ہیں مجھے آپ کی کتنی قراردادوں پر آج تک عملدرامد ہوا ہے اسپیکر صاحب! آپ دوسال سے بیٹھے ہوا ایک تو بتاؤ۔ سنتے ہی نہیں ہمیں انسان نہیں سمجھتے ہیں ہم انسان ہیں اور سب سے بڑا ہمارا رشتہ انسانیت کا ہے۔ہم انسان ہیں یہاں پر ہم دہشتگردی کہ حمایت نہیں کر سکتے ہیں لیکن ہمارے ساحل وسائل پر بات کرو۔میرے ریکوڈک

میرے گوادر کے ساتھ کیا ہوا میں اِس پر بات کر رہا ہوں تو یہی نوجوان کہہ رہے ہیں اِس پر آ کر بات کرو۔ یہ پولیس کے جوان جو لڑے ہیں مجھے پتہ ہے وہ دلیری سے لڑے ہیں شہید ہوئے ہیں خراج عقیدت پیش کرتا ہوں چاہے FC کے ہیں چاہے جو بھی ہیں لیکن بات یہ ہے کہ مسئلے کا حل نکالنا ہے۔ کنویں سے ہزار بالٹی نکال لیں کنواں صاف نہیں ہوگا جب تک آپ اُس میں سے بدبودار جانور نہیں نکالو گے۔ مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ سُن لو ہمارے بلوچستان کے منتخب نمائندوں کو سن لوان کی تجاویز پر جائیں ہمیں اختیارات دے دیں ہمیں سُن لیں آج تک ہماری اسمبلی کو کسی نے سُنا نہیں ہے وفاق کے کیا کیا سُنائیں مَیں آپ کو بتا دوں۔ ہم نے کتنی شکایتیں کیں واپڈا کی گیس کی پی آئی اے کی ائیر لائنز کی، اِس سے چیف منسٹر صاحب سے پوچھیں مَیں آپ سے پوچھتا ہوں کتنا ہم لوگوں کو اُنہوں نے سنا ہے فیڈرل نے کوئی مسئلہ ہمارا حل کیا ہے نہیں کیا ہے اسی طرح مَیں یہ کہتا ہوں یہاں پر ہم رہتے ہیں اِس بلوچستان میں بلوچ، پشتون بھائیوں کی طرح ہم زندگی گزار رہے ہیں ہم اِس کوئٹہ میں رہتے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ یہاں پر ہزارہ ہو سیٹلر ہو ہم مل کر اس بلوچستان کو اِس دہشتگردی کی لعنت سے پاک کر دیں لیکن ہمیں بٹھائیں عوام کی طاقت ہونی چاہیے عوام کی طاقت سے آپ نجات پا سکتے ہو otherwise نہیں۔ مَیں کبھی انگلی نہیں اُٹھاؤں گا ہمارے اداروں پر لیکن اختیارات اِس چیف منسٹر اور اِس cabinet اور اِس اپوزیشن کے پاس ہونا چاہیے۔ مَیں یہ کہتا ہوں قسم سے آج ہمیں اختیارات دیں آج ہم اِس بلوچستان کو پرامن بنا کر دیں گے عدم تشدد کے راستے پر چل کر نہ کہ تشدد۔ جو بھی تشدد کرتا ہے جو بھی جہاں پر بیٹھا ہوا ہے مَیں دشمن کا نام کیوں لے لوں دشمن تو دشمن ہی ہوتا ہے اور پھر وہ آ کر ہمارے دشمن سے ملتے ہیں وہ تو پھر انگریزی میں کہتے ہیں کہ "The enemy of my enemy is my friend." یہ تو فارمولہ ہے اور انگریزوں نے تو یہ بھی کہا ہوا ہے کہ devide and devide and rules پر عملدرامد کرو۔ پشتونوں کو بھی devide کر رہے ہیں بلوچوں اور پشتونوں کے درمیان بھی نفرت پھیلا رہے ہیں اور ہمارے درمیان بھی نفرت پھیلا رہے اِس کو روکنا چاہیے اس پر عمل نہیں کرنا چاہیے اصل بات یہ سائل وسائل کی ہے۔ مَیں بات نہیں کر سکتا ہوں اگر کر لوں کیوں غدار مجھے کہا جاتا ہے؟ بابا میں پاکستانی ہوں اِس ملک کا باشندہ ہوں میں پیار کرتا ہوں اپنی زمین اور اپنی دھرتی سے اور اُس کی بنیاد پر آپ کو تجاویز دیتا ہوں لیکن یہ ہے کہ کان کھول کے سن لو ہماری تجاویز کو۔ یہ مت کہو کہ اِس کو پھینک دو اِس کو پھینکنا نہیں چاہیے اِس کو ردی کی ٹوکری میں نہیں ڈالنا چاہیے وفاق، آپ کو وفاقی منسٹر یا وفاقی وزیراعظم صاحب بُرا مت مانیں یہاں پر وہ کہتا ہے ہمارے پارٹی ہمارے لیڈر پر کیوں آپ اُنگلی اُٹھاتے ہو ہم کسی پر اُنگلی نہیں اُٹھاتے ہیں ہم تاریخ بتاتے ہیں کوئی بھی فیڈرل حکومت آئی ہے کیا بلوچستان کا اُس کا کیا share ہوتا ہے؟ ہم پر احسان کرتے ہیں ہم کو بھیک وہ کیا کہتے ہیں فقیر سمجھ کے کہتے ہیں؟ میں کاغذوں میں ڈیڑھ کروڑ آبادی ہماری بلوچستان کی کہتے ہیں آپ ایک

کروڑ تو میں ایک کروڑ کو نہیں سنبھال سکتے ہو 45 فیصد پاکستان اور یہاں کے جتنے بھی قدرتی خزانے ہیں قدرت کے وہ یہاں بلوچستان سے نکلتے ہیں۔سونا نکلتا ہے کاپر نکلتا ہے، چاندی نکلتی ہے گیس نکلتی ہے کرومائیٹ نکلتا ہے، سمندر ہمارے پاس ہے کون کون سے خزانے قدرت نے نہیں دیئے ہیں ہمیں یا ہمارے پاس نہیں؟ لیکن ہم سب سے زیادہ غربت کی زندگی گزار رہے ہیں ہمیں لوگ پیغور دے رہے ہیں ہمیں لوگ مختلف اُس میں تقسیم کر رہے ہیں قبیلوں میں ہم ایک sectarian کتنے عرصے؟ نواب اسلم رئیسانی کے دور میں یہاں پر سو سو جنازے نہیں پڑھے تھے؟ سُنی شیعہ کے نام پر ہمیں قتل نہیں کیا گیا؟ آج پھر ہوا۔ یہ بھی ہم اس کی مذمت کرتے ہیں یہ جو اسلام آباد میں دھماکہ ہوا ہے یہاں پر بے گناہ لوگ شہید ہوئے ہیں ہم نے تو کہا ہے کہ اِس کو کنٹرول کرلو ہمارے پالے ہوئے لوگ آج ہمارے خلاف لڑ رہے ہیں ہم ایک معمول کو کنٹرول نہیں کر سکتے ہیں ہماری سیکورٹی ،ہمارے human intelligence ہماری سیکورٹی intelligence کہاں پر گئے؟ روکو اِن چیزوں کو ہمارے جوانوں policies کو جب تک آپ ٹھیک نہیں کرو گے ایک interior policy اور ایک foreign policy، foreign آپ کے ساتھ ہمسائے foreign policy آپ کے ہمسائے ممالک ہیں کتنے دُشمن ہیں؟ اُن کی history دیکھنی چاہیے کون کون سے لوگ ہیں کب لڑے ہیں ہم لوگ؟ آپ کی interior میں ہم یہاں پر کتنے چار صوبے ہیں بڑے پشتون ،بلوچ، پنجابی سندھی ،سرائیکی۔

جناب اسپیکر: OK۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: اُن کو مل کے اِس ملک کو بنانا ہے ہم مل کے اِس ملک کو بنا سکتے ہیں اور وہی راستہ ہے عدم تشدد کا راستہ ہے ہم نے ہمیشہ پیار محبت کا پیغام دیا اسلام بھی یہی کہتا ہے انسانیت بھی یہی کہتا ہے کہ انسانیت مسلمان سے پہلے انسانیت کی بات ہوئی قرآن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بات کی۔

جناب اسپیکر: OK۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: ہم سب کی خیال رکھتے ہیں CM صاحب آپ بنالیں اِن سب کو اپوزیشن کو ہمیں یہ کہہ دیں کہ یہ تجاویز ہیں اِس بلوچستان کو چھوڑو اُن دُشمنوں کو چھوڑو اُن دہشت گردوں کو ہم اُن کا ذکر ہی نہیں کرتے ہمارے دل میں جو یہاں پر جمہوری لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جو جمہوریت سے تعلق جو منتخب نمائندے ہیں اُن کو سن لو ہماری تجاویز کو آگے لے جاؤ ہم کسی کے anti-state element کے ساتھ نہیں ہے نہ کسی کو یہ اجازت دیتے ہیں۔

جناب اسپیکر: OK, OK۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: لیکن یہاں پر بیٹھے ہوئے لوگوں کو سُن لو۔

جناب اسپیکر: Thank you, Thank you۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: یہاں پر منتخب نمائندے اور آپ کی سربراہی میں جا کے وہ وفاق سے بات کرنی ہے آپ پر ہمیں کوئی وہ نہیں ہے۔ Thank you۔

جناب اسپیکر: Thank you Thank you very much۔ مولوی صاحب آپ ٹائم دے رہے ہیں اُن کو یا؟ OK ٹھیک ہے۔

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): شکریہ جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: سر! یہ قرارداد اس قرارداد کو منظور کروائیں؟

قائد ایوان: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب اسپیکر: سر! یہ قرارداد مشترکہ قرارداد کی منظوری لے لیں سر!؟

قائد ایوان: لے لیں سر!۔

جناب اسپیکر: ہاں please۔ آیا مشترکہ قرارداد منظور کی جائے؟ منظور مشترکہ قرارداد منظور ہوئی۔ leader of the House please۔

قائد ایوان: شکریہ جناب اسپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے تو مَیں بحثیت وزیر اعلیٰ نہیں بحثیت ایک بلوچ بحثیت ایک پاکستانی وہ شہداء وہ عظیم شہداء جنہوں نے اپنا مقدس خون اِس سرزمین کے لیے بہایا ہے چاہے وہ FC سے ہو چاہے وہ آرمی سے ہو چاہے وہ بلوچستان کی پولیس سے ہوں اور خاص طور پہ جو civilian معصوم لوگوں کی قتل وغارت کی گئی اُن کا خون بہایا گیا اِنتہائی دُکھ کے ساتھ میں اُن کے ساتھ اِظہار ہمدردی کرتا ہوں اور اظہار ہمدردی کے ساتھ ساتھ جناب اسپیکر! اِس august House کی reference بلوچستان کی نمائندگی کرتے ہوئے تمام بلوچستان کے لوگوں کی طرف سے اُن شہداء کے ورثاء کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ آپ کا وزیر اعلیٰ آپ کی اسمبلی آپ کے لوگ آپ کے اِس دُکھ میں اِس غم میں اُس طرح برابر کے شریک ہیں جیسے کہ آپ خود غم زدہ ہیں جیسے کہ آپ خود دُکھی ہیں۔ جناب اسپیکر! آج بھی مجھے جو problem نظر آتی ہے بلوچستان کے اِس دہشت گردی کے issue کو لے کر ایک confusion ہے پورے پاکستان میں بدقسمتی سے وہ confusion مجھے اِس august House میں بھی نظر آتی ہے وہ Intelligentsia میں بھی نظر آتی ہے وہ پاکستان کی جو judiciary میں بھی نظر آتی ہے وہ پاکستان کی mainstream political parties میں نظر آتی ہے وہ پاکستان کی سول سوسائٹی میں نظر آتی ہے وہ پاکستان کے میڈیا ہاؤسز میں نظر آتی ہیں وہ confusion ہے کیا؟ جناب اسپیکر! دو مختلف چیزیں ہیں ایک بلوچستان کا پولیٹیکل

ایشو اور ایک بلوچستان کی militancy ہے ایک بلوچستان کی insurgency، میں نے ہمیشہ دیکھا ہے کہ اِس پاکستان میں for last thirteen years somehow i am in the parliament and in this august House i was member for five long years، پھر اُس کے بعد میں سینٹ آف پاکستان کا ممبر رہا اور یہ confusion کیوں ہے؟ جناب اسپیکر! for last 30 long years مسلسل ایک organised انداز میں ریاست پاکستان کے خلاف ایک منظّم انداز میں propaganda tools کے ذریعے ریاست کو اور بلوچستان کے اُس عام نوجوان کو disintegrate کیا گیا ہے اور ایک ایسا false narrative کھڑا کیا گیا ہے پاکستان کے agaist جو perceptions completely کی بنیاد پر ہے جس کا reality سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اب اِس دہشت گردی کو اگر آپ دیکھ لیں تو وہ voices جن کو میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ they are the legitimate voices of those terrorist groups, those who are killing our innocent people, those who are killing our women, those who are killing our children اور اُن کے legitimate voices rationalize کرتے ہیں جناب اسپیکر! اِس violence کو کس چیز سے۔ محرومی سے، کس چیز سے۔ نوکری سے، کس چیز سے فنڈ سے، کس چیز سے؟ کہ جی ہسپتال نہیں ہے روڈ نہیں ہے سڑک نہیں ہے this is our parallel development جناب اسپیکر! is this our issue only? پورا پاکستان اِس issue کو face کر رہا ہے۔ کیا موسیٰ خیل کا بلوچستانی وہ زیادہ developed ہے واشک والے سے؟ وہ کیوں نہیں بندوق اُٹھا یا؟ violence کو آپ کیسے rationalize کر رہے ہیں؟ violence کو تو آپ پہلے side پر کر لیں نا اُس کے بعد پولیٹیکل ڈائیلاگ۔ کب ہم نے پولیٹیکل ڈائیلاگ سے انکار کیا ہے؟ آ جائیں نا پولیٹیکل ڈائیلاگ پر بات کر لیتے ہیں آئیں بات کر لیتے ہیں الیکشن ریفارمز پر جناب اسپیکر! یہ جو فارم 47 فارم 47 کی رٹ لگائی ہوئی ہے یہ 11 لوگ ہیں 51 میں سے جو پہلی دفعہ آئے ہیں اُس میں مولانا صاحب بھی شامل ہیں۔ eleven now we are not 51 at the moment we are 50, out of 50، 11 لوگ جو ہیں وہ first time یہاں پر elect ہو کے آئے ہیں۔ باقی سب کی کوئی نہ کوئی history ہے کوئی دوسری طرف elect ہو رہا ہے کوئی تیسری دفعہ elect ہو رہا ہے کوئی چوتھی دفعہ elect ہو رہا ہے یہ کیسی مینجمنٹ تھی الیکشن کی میں نہیں کہتا ہوں کہ بالکل manage نہیں ہوا، ہوا ہوگا ہم candidates بھی کرتے ہیں آج جن سرداروں نوابوں کی بات میرا دوست زابد ریکی کر رہا ہے جس سردار کے خلاف یہ الیکشن لڑ کے جیت کے آیا ہے وہ اِس پر الزام لگاتا ہے کہ یہ فارم 47 والا ہے۔ جس سردار کے

خلاف میں الیکشن لڑ کے آیا ہوں مجھ پر الزام لگا تا ہے، so and so on, soجناب اسپیکر! yes this is a political issue lets debate on this آیئے election reformsمیں بات کر لیتے ہیں آیئے meritocracyپر بات کر لیتے ہیں آیئے فنڈز کی distributionپر بات کر لیتے but آپ دہشت گردی کو اِس سے جوڑ کیسے رہے ہیں؟ کس طریقے سے دہشت گردی کو اِس سے جوڑا جا سکتا ہے؟ violence کا جو right ہے وہ صرف کوئی بھی state ہو اُس کی monopoly is with the state وہ دُنیا کی کوئی بھی ریاست ہو کسی بھی ایک نام پر چاہے کوئی بھی مسئلہ ہو، کسی کو اجازت نہیں ہے کہ وہ بندوق اُٹھائے اور معصوم لوگوں کے قتل وغارت شروع کر دیں۔ تو unparallel development پر جو ڈویلپمنٹ کراچی میں ہے کیا وہ کشمور میں ہیں؟ لاہور کی مثال ہے میڈم مریم نواز کی مثال ہے ابھی میرا کوئی دوست دے رہا تھا۔ جو لاہور میں ڈویلپمنٹ ہے کیا وہ گجرانوالہ میں ہے۔

کیا وہ راجن پور میں ہے یہ جو کوہ سلیمان آج سارا region ہے ہمارا کیا وہ اُس طرح developed ہے جیسے لاہور developed ہے۔ کیا جو پشاور میں development ہے وہ ڈیرہ اسماعیل خان میں ہے؟ تو کیا وہاں کے لوگ اُٹھ کے بندوق اُٹھا کے لوگوں کو جا کے مار دھاڑ شروع کر دیں۔ جناب اسپیکر! فروری 22 میں میرا فاضل دوست جو مجھے بہت پیارا ہے مجھے اچھا لگتا ہے کہ وہ عوامی آدمی ہے میرا دوست ہے کیا نوشکی اور پنجگور پر حملہ نہیں ہوا تھا۔ بارڈر تو کھلے ہوئے تھے سمگلنگ تو patronized تھی۔ state کی patronage تھی گورنمنٹ کی patronage تھی جس گورنمنٹ کو آپ نے سپورٹ کیا تھا تو کیا اُس وقت حملے نہیں ہو رہے تھے؟ ہو رہے تھے نہ حملے پنجگور میں اور نوشکی میں attack ہوا تھا نہ 2022ء میں تو بارڈر تو کھولا تھا پھر تو حملے نہیں ہونے چاہیے تھے۔ اور یہ کیسی اسمبلی ہے یہ august House یہاں constitution کی بات کرنی چاہیے یہاں rule of law کی بات کرنی چاہیے۔ جناب اسپیکر! سمگلنگ کو ہم کیسے rationalize کر سکتے ہیں۔ سمگلنگ کو ہم کیسے کاروبار کہہ سکتے ہیں سمگلنگ کاروبار نہیں ہے اور یہ جو ڈویژن ہوئی ہے ابھی لاہور میں کوئی sudo سردار جو تقریریں کر رہے تھے کسی معاہدے کی بات کر رہے تھے جناب اسپیکر! کیا بلوچستان کی تاریخ کو ہمیشہ مسخ نہیں کیا گیا جس خان احمد یار خان کی State of Kalat کی بات کی جا رہی تھی he was Governor in Balochistan he remain Governor of Balochistan.representation اُنہوں نے جو کی وہ فیڈرل گورنمنٹ کی کی۔ اُنہوں نے پھر اپنی ایک کتاب لکھی کتنے لوگوں نے وہ کتاب پڑھی۔ اُنہوں نے تو اپنی کتاب میں نہیں لکھا کہ میرے ساتھ کوئی زبردستی ہوئی ہے لیکن ہم نے یہاں کہہ دیا کہ جی ہم وہ تاریخ وہاں سے شروع کرتے ہیں۔ 1973ء سے پہلے کسی قسم کا کوئی agreement تھا کسی کے ساتھ بھی after the constitution of 1973

ہے۔اور مولانا صاحب یہ consititution valid کا there is no document valid.1973 جومیں article 5 کا ذکر کرتا ہوں نہ کہ loyalty towards state it should be unconditional یہ میں نہیں کہتا ہوں یہ constitution کہتا ہے۔اور constitution rights کی بات بعد میں کرتا ہے وہ پہلے ذمہ داری دیتا ہے اپنے citizens کو اُس کے بعد پھر citizen rights کی بات کرتا ہے۔ I agree کہ citizen rights جو بھی ہیں وہ citizens کو ملنے چاہیے۔لیکن diagnosis تو پہلے ٹھیک کرلو اللہ کے بندوں۔کوئی اُس کو بارڈر سے جوڑ رہا ہے کوئی اس کو فنڈز سے جوڑ رہا ہے کوئی اس کو نوکری سے جوڑ رہا ہے۔او بابا خدا کے بندو جو لڑ رہا ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے ملک توڑنا ہے baloch identity پر میں نے ایک nation state بنانی ہے۔اور اُس nation state کے ذریعے میں تین ٹولز استعمال کروں گا پہلا ٹول violence کا دوسرا ٹول social maneuver کا legitimate voices کا جو اس اسمبلی میں بھی اِن کو ملتے ہیں پارلیمنٹ میں بھی ملتے ہیں چوکوں پر بھی ملتے ہیں۔اور تیسرا ٹول ہے سوشل میڈیا کا وہ تینوں ٹولز کا استعمال کر کے اور ہندوستان کی proxy بن کے کہیں پر بھی جناب اسپیکر let me tell you very honestly ہم سب اپنے دل پر ہاتھ رکھ لیں بلوچستان کے نوجوان،بلوچستان کے بزرگ،بلوچستان کی خواتین،بلوچستان کے میرے بیٹے اور میری بیٹیاں اپنے دلوں پر ہاتھ رکھ لیں کیا بلوچستان violence سے آزاد ہوسکتا ہے؟ تو بلوچ کو لا حاصل جنگ میں جو دھکیلا جارہا ہے بلوچ کو جو ایک لا حاصل جنگ کی طرف دھکیل دیا گیا ہے کیا حاصل ہوگا اُس سے سوائے کشت وخون کے۔آپ نے اتنا بڑا ابن کے اِدھر ایک آپریشن کیا تو کیا کیا؟just destabilize کیا ایک یونین کونسل آزاد کرالی؟۔اور کتنے بلوچ مروادیے اور مجھے افسوس ہوتا ہے آج کہ گوادر کے اندر خضدار کا رہنے والا بلوچ جو وہاں مزدوری کررہا تھا وہ دہشت گرد آئے کاش مولانا صاحب میں آپ کے منہ سے یہ سنتا۔کاش میں سربندر کے اُن جونائی اور barbers کو کاش میں آپ کے منہ سے اُن کا نام بھی ایسے ہی سنتا گوادر کے اندر پانچ لوگوں کو ایک فیملی جس میں تین خواتین دو بچے seven sorry اور دو مرد بے دردی کے ساتھ گولیوں سے چھلنی کردیئے گئے کیا گناہ تھا اُن کا مزدور تھے۔تو جناب اسپیکر! اس violence کو مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پاکستان بھر میں rationalize کرنے کی کوشش کی جاتی ہے which is very dangerous look at ourselves کہ ہم نے کیا کیا ہے کہ constitution کے بعد جو سب سے important document ہے وہ ہمارا نیشنل ایکشن پلان ہے۔ کہ ہم اُس کو کہتے ہیں کہ یہ ہمارا consensus ہم نے build کیا and look at our confusion ہے this is a consensus document اور اُس میں آپ نے جو مذہب کے نام پر دہشت گردی ہے جس

کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے خوارج کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے صرف نام مذہب کا استعمال کرتے ہیں اُس کو تو آپ نے terrorist declear کردیا اور اِدھر یہ جو so called قوم پرستی کے نام پر terrorism ہے اس کو آپ نے علیحدہ treat کردیا۔اور اگر dailouge کی بات ہے what is the end result what you want from dailouge.from this Floor of the House I my self not once, not twice, not thrice more then ten times honorable Opposition Leader is not here today,honorable Dr Malik Baloch sb is not here today. In front of them in front of all opposition and all government benches, I requested them hundred times give you want to resolve this conflict with any dailouge any one from Pakistan any one from Balochistan please took the lead. I am behalf of the state of Pakistan. I am ready to talk but I can not talk to those,those are talking with us with the barrel of the gun. those were killing us, those were killing our innocent children, those were killing our innocent teachers our doctors, our policemen our security forces why? جس کیپٹن قریشی کے گھر میں گیا ہوں جناب اسپیکر! لاہور اُن کے بوڑھے والدین سے میں ملا ہوں۔اتنا سا گھر ہے اُن کا جتنی یہ میری کرسی ہے اتنا سا drawing room ہے اُن کا وہ آج مارا گیا ہمارے بارڈر پر پنجگور میں کیوں why؟ for our tomarrow, for our children جب آپ دہشتگردی کو rationalize کریں گے اُس کو legitimate بنائیں گے اور اُس کو جوڑیں گے محرومی کے ساتھ محرومی تو تمام صوبوں میں ہیں، کہیں زیادہ تو کہیں پر کم 66ارب روپے گوادر میں پانچ سال میں لگ چکے۔ایک سکول بھی آج گوادر کا بند نہیں ہے ایک سکول Gwadar is the first district we are the first government الحمدللہ جنہوں نے 32 hundred بند سکولز کھلوائے ہیں اور میرا promise ہے بلوچستان کے لوگوں سے کہ ہم سارے سکولز کھلوائیں گے اور اُس میں lead گوادر نے لی ہے آج ایک سکول بھی گوادر کا بند نہیں ہے۔کیوں گوادر میں دہشت گردی ہورہی ہے۔اور اگر یہ violence اس وجہ سے ہے پہلے تو diagnosis ٹھیک کریں میں بار بار on the cast of repetition کہ اگر یہ violence جو ہے اس وجہ سے ہے کہ محرومی ہے تو یہ 2000ء یا 1970ء میں یہ start ہوا تھا۔جب

نواب خیر بخش مری اور غوث بزنجو صاحب اور باقی لوگ وہ جیل میں تھے حیدرآباد سازش کیس میں وہاں دو school of thoughts merge ہو کر آئے ایک school of thought خیر بخش مری کا تھا کہ violence کے ذریعے ہم پاکستان کو توڑیں گے ایک school of thought جو ہے وہ میر غوث بزنجو کا تھا کہ ہم اسی پاکستان میں رہ کر political struggle کریں گے he proved himself right from is grave whatever today we have it was Pakistan's Parliament جنہوں نے ہمیں 18th amendment دی۔ it was Pakistan's Parliament جنہوں نے ہمیں آغاز حقوق کے بلوچستان دیا۔ تو پاکستان کی پارلیمنٹ سے ہمیں سب کچھ مل رہا ہے اور آج بھی ایک شخص زندہ حیدرآباد سازش کیس کا میرے دوست زمرک اچکزئی صاحب بیٹھے ہیں۔ ان کے لیڈر ولی خان وہاں جیل میں تھے تاریخ درست کرنے بلوچستان کی انہوں نے تمام بلوچ لیڈر شپ کو جیل میں بلا کے کہا کہ آج سے تمہارے اور ہمارے راستے علیحدہ ہونے جا رہے ہیں میں تشدد کا پیروکار ہوں تشدد پہ اتر آئے dictator ضیا الحق کے ساتھ مذاکرات اور ڈیموکریٹ بھٹو کے ساتھ لڑائی what a hypocrisy اور پھر اس کے بعد افغانستان انگلینڈ سے گئے ہیں پاکستان نہیں آئے ہیں وہاں بی ایل اے کی بنیادیں رکھی گئی۔ پھر میں recent history پہ آجاتا ہوں just to correct the history کہ پاکستان کے لوگوں کو پتہ چلے کس violence کے پیچھے یہ reason نہیں ہے تو ان کو 30 سال سے بتایا جا رہا ہے۔ جھوٹ false propaganda tools against state of Pakistan اب recent کب شروع ہوا جب یہ سوویت یونین ٹوٹی اور جب آپس میں warlords کی لڑائی شروع ہوئی تو کون C1-30 پر آیا تھا ادھر اپنے مرغے لے کر۔ ایئر پورٹ پہ پاکستان کا جھنڈا پہلے دن نہیں جلایا گیا جناب اسپیکر کیا اس اگست ہاؤس میں بیٹھے ہوئے تمام لوگوں کو نہیں پتہ ؟ پتہ ہے that was the appeasement the first appeasement، that was the appeasement کہ آپ واپس لے کر آئے پاکستان کا جھنڈا جلایا گیا under our nose in Sariab, advocacy start کی گئی independent بلوچستان کی I am not saying this وسعت اللہ خان کے ساتھ ان کا انٹرویو موجود ہے جا کر بی بی سی پر دیکھ لیں that was the appeasement the first appeasement جب 2000 میں جسٹس چوہدری elevate ہوئے جسٹس نواز مری کو اس بلوچستان اسمبلی کے بلڈنگ کے سامنے ہائی کورٹ کے سامنے جب وہ چیف جسٹس بننے جا رہے تھے بے دردی کیساتھ شہید کر دیا گیا اس کے بعد جب گرفتاری ہوئی تو بلوچ کو یاد ہے میں تو ناراض ہوں اور کوئی ہمارے طرف سے راکٹ مارنے لگ گئے پھر appeasement کی گئی جناب اسپیکر! یہ جو

میرا دوست زمرک اچکزئی کہہ رہے تھے کہ لوگوں کی تعداد کیسے زیادہ ہوگی یہ appeasement کی وجہ سے ہوئی میں اس appeasement پہ بھی آتا ہوں ابھی recent والے پہ پھر appeasement ہوئی ان کو جیل سے رہا کیا گیا اور ان کے بیٹے کو لندن سے لا کے فارم 47 سے بھی برے طریقے سے جتوایا گیا تو یہ appeasement اس ریاست نے ان حکومتوں کے کہنے پر کی اور ہم اس کا appeasement کا نقصان کیا ہوا کہ آپ نے دوبارہ ان کو regroup کر دیا what happened ،recently what happened back in 2018 کیا ہم سب نے 2018 کا الیکشن نہیں لڑا تھا کیا ہم رات کو دو بجے campaign سے واپس نہیں آتے تھے کہ آپ ژوب پہ رات دو بجے campaign نہیں کر رہے تھے میں ڈیرہ بگٹی میں campaign نہیں کر رہا تھا رات کو 2018 کے بعد appeasement ہوئی اس august House کی ایک ویڈیو ہے جو دوست 2018 میں تھے زمرک اچکزئی صاحب گواہی دیں ریکی صاحب آپ گواہی دیں کہ فنانس کا جب بجٹ speech کے دوران ہم خیر بخش مری کے نام پر پروگرام بنا رہے تھے جو مجھے کہے میرے پاکستان کو کہتا ہے وسعت اللہ خان کے انٹرویو میں اس میں رہنا ناپاکی ہے یہ مردار ہے یہ بلا ہے یہ brothel house ہے what what what not اُس کے بارے میں پروگرام شروع کرنا چاہیے رہے تھے 2018، 2021 onwords اِدھر آپ کی تقریر ہوئی تو یہ appeasement کس نے کی میں نے ان کو regroup میں نے کیا re sorry strengthened میں نے کیا ادھر ٹی ٹی پی اور بلوچ لبریشن آرمی کے لوگوں کو جیلوں سے چھڑوایا گیا۔جیل سے چھوٹ کر کیا وہ تبلیغی جماعت join کر لی انہوں نے they went to their camps again وہاں وہ regroup ہوئے restrengthened ہوئے۔اسی اسمبلی کے کہنے پہ آپ کہتے ہیں کہ اسمبلی کی بات نہیں سنی جاتی اسی اسمبلی کے کہنے پر ایف سی کے چیک پوسٹیں ختم کی یا نہیں کی گئی بلوچستان ایک insurgent کو کیا چاہیے یہ کتاب کہتی ہے میں نہیں کہتا ہوں جناب اسپیکر! insurgent کو چاہیے ایک free space to organised himself to plan attacks اور یہ چیک پوسٹیں اس اسمبلی کے کہنے پر ختم کی گئیں جناب اسپیکر! اس اگست ہاؤس میں ہمارے جیسے لوگ بیٹھے تھے جنہوں نے قرارداد پاس کرا کے اور جا کے یہ وہ ختم کرادی تو کیا ہوا اُس کا انجام اُس کا انجام آج ہم بھگت رہے ہیں اُن کو free run مل گیا اگر کوئی چیک پوسٹ پر مولانا صاحب کے ساتھ بدتمیزی کرتا ہے ہم سب مل کر اُس کی مذمت کرتے ہیں لیکن imagine for a second a policeman a FC personal standing in temperature 52 C or -18 C , we have both these degrees , standing on the roads اور ایک بندہ airconditioned / heated گاڑی

میں آتا ہے وہ صرف اُس سے اتنا پوچھتا ہے کہ کدھر سے آرہے ہو کدھر جارہے ہو تو اس کا فرض ہے اس پر ہم آگ بگولا ہوجاتے ہیں اور اگر ہمارے گھر میں کوئی چوکیدار بدتمیزی کرتا ہے ہمارے کسی مہمان سے چوکیدار کو نکال لیتے ہیں رکھ لیتے ہیں نیا رکھ لیتے ہیں اس کو سمجھا دیتے ہیں یا چوکیداری ختم کردیتے ہیں۔ جناب اسپیکر! یا appeasement کی گئی اُس appeasement کا نتیجہ آج ہم بھگت رہے ہیں۔لیکن آج ریاست نے جو فیصلہ کیا ہے honorable Prime Minister کی لیڈرشپ میں honorable President کی لیڈرشپ میں اور جس طریقے سے فیلڈ مارشل سید عاصم منیر صاحب کا vision کہ ایک hardened state یہ جو barders بندش کی باتیں کرتے ہیں کیا 1947 میں صرف ہم بلوچستان کے بلوچ اور پشتون divide ہوئے ہیں 1947 کا جب partition ہوا کیا سندھی divide نہیں ہوا کیا پنجابی divide نہیں ہوا؟ یہ صرف ہم یہ ہمیں liberty حاصل رہی ایک دو سال پہلے تک جدھر مرضی سے اُٹھ کے افغانستان سے روانہ ہوتا گجرانوالہ سے پنکھوں کا ٹرک لاو اور واپس کابل چلے جاؤ۔ why؟ عمرے پہ جانا چاہتا ہوں میں، بغیر ویزے کے جاسکتا ہوں، ہم نے اپنے ملک کو پتہ نہیں کیا مذاق بنا دی جس کو چاہو کاروبار yes it is your prime responsibility to give opportunities to the youngster جو bordering ڈسٹرکٹ میں رہتا ہے we are spending 16 billions rupees in 5 bordering districts for the youngsters for the youth کہ اُس کاروبار کو زمیاد ہمارا فیوچر نہیں ہے بلوچستان کے بچوں تمہارا فیوچر زمباد نہیں ہے، تمہارا فیچر AI ہے artifcial intelligence ہے کاروبار ہے حکومت بلوچستان 16 ارب روپے خرچ کررہی ہے despite all this limited resources ہم وہ پروگرامز لے کر آرہے ہیں ان علاقوں کے لیے اُس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ اگر آپ کے علاقے میں کاروبار نہیں ہے تو آپ سمگلنگ شروع کردیں اور اگر آپ کو کاروبار نوکری نہ ملے کہاں لکھا ہے اس constitution میں کہ میں 19 سال کا ہوجاؤں تو مجھے لازمی نوکری دو نہیں تو میں جا کے نوشکی میں لڑوں گا۔اور یہ جو لوگ کہہ رہے ہیں کہ jucies پلا رہے ہیں یہ پلا رہے ہیں بشیر زیب نے کہا کیا میرے ساتھ مل جاؤ۔ کتنے لوگ مل گئے مولانا صاحب 400 پانچ سو ایک ہزار، ہم ایک کروڑ کی آبادی ہیں جناب اسپیکر! کتنے لوگ مل گئے ہیں نوشکی میں ان کے ساتھ 500 لوگ مل گئے 400 لوگ مل گئے ہزار لوگ مل گئے تماش بني باقی لوگ تو بلوچستان کے نہیں ملے۔ باقی لوگ تو بلوچستان کے اپنی سیکورٹی فورسز کے ساتھ ہیں۔ باقی لوگ تو آج بھی اپنے پاکستان کی فوج کے ساتھ ہیں limited number but what the narrative is یہ جو popular narrative اور heroism کے چکر میں ہم پڑ گئے ہیں ہم اُن ہستیوں کے برابر نہیں ان کے خاک کے برابر نہیں ہیں۔

narrative تو رسول اللہ ﷺ کا پاپولر نہیں تھا ابوجہل کا پاپولر تھا کہ نبی ﷺ ہجرت کرنی پڑی اور سیلفیاں ان سے لی گئی فتح مکہ کے بعد۔اسی بلوچستان میں اسی سریاب میں آپ بھول گئے ہیں لیکن مجھے یاد ہے کہ 2009 میں بی ایل اے نے میزان چوک پر جلسہ کیا تھا پھر اسی طرح میں پاکستان کا جھنڈا وہ dashboard پہ رکھتے تھے اور پھر باہر نکلتے تھے۔جتک صاحب بیٹھے ہوئے ہیں یہاں ،تو فتح مکہ کرنی پڑے گی پہلے۔ پہلے اس confusion کو اِس august House نے دور کرنا ہے اس نے lead لینا ہے۔آپ کہتے ہیں ہماری کوئی بات نہیں سنتا،کب آپ کی بات کسی نے نہیں سنی کب آپ پر کسی نے پابندی لگائی کہ آپ یہاں آکر تقریریں نہ کریں۔وہ تقریریں ہم بھول گئے سوئی کی؟ ڈیرہ بگٹی کی؟ تو جناب اسپیکر! یہ ہے realties بلوچستان کی تاریخ کو بار بار مسخ کیا جاتا رہا میرا اِس August House سے کیا اپیل ہے میرا پاکستان کے لوگوں سے کیا رونا ہے؟ میں پاکستان کے لوگوں سے کیا گزارش کرنا چاہتا ہوں؟ میں پاکستان کے میڈیا کو کیا کہنا چاہتا ہوں؟ کہ for God sake اِس violence کو rationalize مت کریں ۔ violence کو علیحدہ treat کر لے بلو چستا ن کی کوئی محرومی ہے بلو چستان unparallel development کا شکار ہے اُس کو علیحدہ ٹریٹ کر لے اُس کو deffrently دیکھ لیں اور ethic بنیادوں پر آپ لوگ وہی قتل وغارت کررہے ہیں۔لوگوں کو مار رہے ہیں، ہمارا future یہ پھر ابھی ایک فاضل دوست نے کہا investers باہر جارہے ہیں کل آپ کے حلقے میں آج sorry anti-money کے لئے ہمارے mines department نے جو expression of interest ہوتا ہے وہ مانگا ہے۔آپ کو پتہ ہے بیسیوں کمپنیوں نے interest show کئے ہیں ہم نے BRT کوئٹہ کے لئے interest مانگا کہ BRT کوئٹہ کا ہمیں کوئی سروے کر کے دیں آپ کو پتہ ہے US کمپنیز بنگلہ دیشی کمپنیز اور foreign کمپنیز 14 foreign companies نے Interest show کیا we want to come in work in Quetta for the feasibility study تو سب نے perception پھیلا دینی ہے popular narrative کے پیچھے چل پڑنا ہے جو popular narrative ہوگا اُس کے ساتھ چل پڑیں گے۔اور بغیر سوچے سمجھے بغیر کوئی بات کیے۔ صرف میں آخری بات اپنے ایک فاضل دوست کا جواب دینا چاہتا ہوں اِسکے بعدمَیں دوبارہ دوسری جگہ پر آجاؤنگا۔ قاتل اور مقتول کی آپ نے بات کی ہے حضور اور یہ جو مقتول ہوتے ہیں اُن کے جو پسماندگان ہوتے ہیں،ابوجہل کے بھی پسماندگان تھے اور سیّدنا امیر حمزہ کے بھی پسماندگان تھے، دونوں کے پسماندگان میں فرق ہے،ریاست کو یہ right ہے you can not comparison between state, a state forces our police FC with those جو proxies ہیں جو یہ بشیر زیب ہے اللہ نذر اینڈ کمپنی یہ انڈین proxy انڈین دَلالی کرتے

اِن کو بلوچ کہنا مناسب نہیں ہے اُن کے پیسوں پر یہ بلوچوں کو ایک لا حاصل جنگ میں ڈال کہ بلوچوں کو مار رہے ہیں۔ میری بہن نے جسطرح کہا کہ خواتین کا استعمال جنگ میں کب ہوا؟ کس بلوچ تاریخ میں ہمسایوں کو مارا گیا؟ کون سی بلو چ تاریخ میں خواتین کو استعمال کیا گیا؟ کوئی ایک example تو دیں۔ آپ آج اُن معصوم بچیوں آپ کی حکومت اُن کے لئے Harvard, Oxford کے دروازے کھول رہی ہے اور آپ radicalize کر کے اُن کو جا کے خود کش jacket پہنا رہی ہیں پھر بہت سارے لوگ یہ argumant بھی پورے پاکستان میں دیتے ہیں کہ یہ تعلیم یافتہ لوگ ہے یہ جناب جا رہے ہیں ایک ہی جگہ پر دو مختلف باتیں کرتے ہیں کہ بے روزگار لوگ جا رہے ہیں، پھر کہتے ہیں کہ تعلیم یا فتہ جا رہے ہیں، پھر کہتے ہیں اَن پڑھ جا رہے ہیں، پھر کہتے ہیں جو زمیاد چلا رہے ہیں وہ جا رہا ہے تو یہ مجھے بتا ئیں کہ یہ ایمن الظواہری تو ڈاکٹر تھا، اُسامہ بن لادن تو انجینئر تھا، کیسے radicalize ہوا؟ کیسے violence پر اُتر آیا؟ تو اِس کے لئے کوئی شرط نہیں ہے کہ کوئی مدرسہ والا ہو یا کوئی یونیوسٹی والا ہو۔ terrorist should be treated equally ہم اُس کو کوئی اور نام دیتے ہیں اِس کو کوئی اور نام دے دیتے ہیں۔تو جناب اسپیکر ! my last, second last point is, let be appreciate on behalf of people of Balochistan, every individual of Balochistan, as their Chief Minister and on behalf of every member of this August House, let me appreciate and let me thanks our security forces, our policemen, those you fought like lionhearts جس جواں مردی کیسا تھ۔ یہ اِتنا آسان جنگ نہیں ہے gray میں operate کر رہے ہیں کیسے آجاتے ہیں ریڈزون تک؟ ماتھے پر لکھا ہوا ہے؟ اُس گاڑی میں اُس پریمیو میں لکھا ہوا تھا اِس میں خود کش ہے اِس میں مولانا صاحب نہیں ہے؟ اُس گاڑی پر لکھا ہوا تھا کہ اُس میں سرفراز بگٹی نہیں بیٹھا ہوا ہے؟ بخت محمد کاکڑ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں؟ security forces are operating in gray and جو tools ہم نے اُن کو دیئے ہیں کیا کسی کو شک ہے اب ابھی پورے پاکستان میں کہ this is purely and intelligence driven war against Pakistan? when this is intelligence driven war کس کو اور PIA نے اِس کو handle نہیں کرنا ہے جناب اسپیکر !اِس کو handle ہمارے intelligence agencies نے کرنا ہے who will give them those tools? وہ tools اِس پارلیمنٹ نے اُن کو دینے ہیں۔ اُن کو صرف 2 tools چاہیے آپ سے نمبر 1 narrative, اور ہم popular narrative کے پیچھے بھاگ رہے ہیں حق کی بات نہیں کرتے ہیں میں پہلے مثا

حضرت امام حُسینؓ کا تھا narrativeکا تھا حق کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا narrativeتو حق کا دی دے ل یزید کا تھا لوگ یزید کے ساتھ تھے تو کیا امام حُسینؓ کا ساتھ دینا چھوڑ دے؟ یزید کی تعریفیں popular narrative شروع کر دے؟ because you are affraid of losing you political capital, i am not people like my self we are not affraid of losing our political capital, because state is more important than my political capital, this state is more important than my life, this state is more important than my children, this state is more important than my mother. تو میں نے اِس ریا ست کے ساتھ کھڑا ہونا ہے یہ ریاست ہے تو ہم ہیں یہ ریاست ہے تو یہ پارلیمنٹ ہے، یہ ریاست ہے تو یہ ساری چیزیں ہیں، تو آپ popular narrative, intelligence agencies کو یا ہمارے سیکورٹی فورسز کو یا میرے policemen کو جس شیر کے بچے نے اُس ہیرو نے جس نے ریڈ زون میں گھستے ہوئے سامنے سامنے فائرنگ کی اور sucidal کو روکا اُس شیر کو ہیرو کس نے بنانا ہے اِس پارلیمنٹ نے بنانا ہے کیا ہم نے بنایا ہے؟ how many of us went to IG office for the condolences? anyone of us? so whose responsibility is this? it is yours, it is mine, it is ours, this is what they want from us کب کور کمانڈر کوئٹہ نے کہا ہے کہ بندوق اُٹھا کے آ کر میرے ساتھ لڑائی لڑ لو؟ وہ تو کہتا ہے narrative میرے ساتھ دے دو atleast, violence کو rationalize مت کرو جو کہتا ہے جنگیں عوام لڑتی ہیں کوئی شک نہیں جنگ تو میں لڑتی ہیں فوجیں نہیں لڑتیں۔ اِسی لئے میں کہتا ہوں کہ popular narrative کے پیچھے مت جائیں اپنی سیکورٹی فورسز کے ساتھ کھڑے ہوں اور وہ popular narrative دفن ہو نے جا رہے ہیں let me tell you اتنے خوفزدہ ہے کہ اِتنی بڑی کانفرنس لاہور میں بلاتے ہیں، ایک side کی voices سنے کے لئے despite my request, i am on record, i volunteer my self کہ مجھے بلائیں تصویر کا دوسرا رُخ بھی دیکھ لیں they were so afraid کہ میں رانا ثناء اللہ صاحب کو اِس forum سے appreciate کرنا چاہتا ہوں کہ اُنہوں نے پاکستان کا کیس مقدمہ وہاں لڑا لیکن آپ نے behevior دیکھا؟ کہ لوگ اُن کی بات سُننے کو تیار نہیں تھے یہ behevior رکھ کے آپ پاکستان کے narrative کو ساتھ لے کے چلیں گے؟ اور میں پورے بلوچستان کے لوگوں کو بڑی ذمہ داری کے ساتھ احساس ذمہ داری بڑی creditability کے ساتھ i promise you, my dear balochistani fellows یاد

کریں اِس floor سے میں نے وعدہ کیا تھا کہ ہڑتال کے نام پر آپ کے سڑکیں بند نہیں ہونگی ریڈ زون بند ہوتا تھا آٹھ آٹھ دن RCD بند ہوتا تھا آج میں نے وہ promise اپنا fullfill کر دیا آدھے گھنٹے سے زیادہ سڑک بند نہیں ہوتی ہے احتجاج کا right ہر ایک کو ہے وہی constitution مجھے right دیتا ہے اُس کو organise کرنے کا اُس کو organise میں کروں گا۔ آج میں ذمہ داری کے ساتھ بلوچستان کے لوگوں آپ کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ we have the capacity.we have the capability ہم انشاء اللہ اِس بلوچستان کو دوبارہ امن کی طرف لوٹا کہ دکھائیں گے۔

جناب اسپیکر: انشاءاللہ۔

جناب قائد ایوان: what is the issue? the only issue is کہ ابھی سریاب میں جو لوگ کھڑے تھے terrorist کے ساتھ ایک rocket launcher یا ایک موٹر سینب یوں فارغ ہونا تھا اُنہوں نے۔ اُن کے ساتھ جو civilian کھڑے تھے imagine for a second کہ آپ کہتے ہیں ناں کہ اُن کی محبت میں ایک footage ہے جس میں ایک BLA والے کو بندہ kiss کر رہا ہے we arrested that gentleman not gentleman that idot, pardon me for my words وہ کوئی بلوچ نہیں ہے بدقسمتی سے جناب اسپیکر! آپ اور زمرک خان صاحب بیٹھے ہیں وہ اچکزئی ہے، اچکزئی کا BLA سے کیا لینا دینا، اچکزئی کو کب BLA سے محبت ہوگئی تماش بنی ہے اگر سیکورٹی فورسسز چاہتی ہیں یہ میرا IG (P) چاہتا 5 منٹ میں اُن سب کو مار دیتا جو اُن کے ساتھ کھڑے تھے لیکن we are responsible force میرا اگر آئی جی ایف سی یہ چاہتا تو 10 منٹ کے اندر اندر اِن سب کو زمین کے اندر کر دیتا ہمارے ساتھ وہ سارے resources تھے جو وہ population میں mix ہوتے وہ اُنکو shield بناتے ہیں basically and from this stage, i want to give this message to people of balochistan کہ اِن کے ساتھ مت کھڑے ہوں don't push us to the wall ہمیں مجبور نہ کریں ہمارے سیکورٹی فورسز کو کہ ہم اُس stage پر آجائیں کہ ہمیں خدانخواستہ فائر کھولنا پڑ جائیں۔ آپ اُن کے ساتھ وہ آپ کو human shield بناتے ہیں اگر اِن کے اندر غیرت ہوتی وہ کبھی آپ کو human shield نہ بناتے آپ صرف human shield ہیں اُن کو پتہ ہے کہ ہم ایک ذمہ دار ریاست ہیں ہم ایک ذمہ دار پولیس فورس ہیں ہم ایک ذمہ دار ایف سی فورس ہیں ہم ایک ذمہ دار پاکستان کی فوج ہیں ایک ذمہ دار حکومت ہے we can not open fire like them, we are not terrorists جب وہ لوگوں کو human shield بناتے ہیں تو لوگوں کو میں بتا رہا ہوں بار بار کہ human shield مت بنیں

don't be there shield اگر آپ اُن کا shield بنے گے تو آپ ہمیں مجبور کر رہے ہیں ہم یہ afford نہیں کر سکتے ہیں کہ آپ وہ دندناتے پھیریں آپ کے درمیان اور ہم بیٹھے دیکھتے رہے۔ 70 ہزار 60 ہزار نوشکی کی آبادی ہے کتنے لوگوں نے اُن کو juices پانی پلائیں ہیں؟ 500 لوگوں نے؟ 1000 لوگوں نے؟ باقی لوگوں نے تو اُن کے ساتھ نہیں دیا۔ دستگیر صاحب نے تو اُن کا ساتھ نہیں دیا تو کیسے ہم نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ بلوچستان کے لوگ اُن کے ساتھ ہے؟ again this is a false narrative اِس وقت دو narrative پر کام ہو رہا ہے آپ میرے فاضل دوست جتنے بیٹھے ہیں بہت غور سے میری بات سُنیں ۔1۔ against you, against this parliament کہ بار بار یہ کہا جاتا ہے کہ جی یہ فارم 47 فارم 47 یہ propaganda ہے against state of pakistan ثابت کر دیں اگر ایسا ہوتا تو آپ کی عدالتوں نے تین چار لوگوں کو فارغ کیا ہے ناں؟ اگر الیکشن کی management ایسی ہے کیے ہیں عدالتوں نے فارغ کیوں مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب کو نہیں کیا؟ میرے against بھی تو writ petition لگی مجھے کیوں نہیں کیا؟ کچھ لوگوں کو کیا اور یہی mechanism ریاست کی ہے کہ میں اور آپ تو کسی کو label لگا سکتے and second جو narrative ہے وہ یہ ہے کہ بلوچستان کے لوگ اُن کے ساتھ ہیں not at all جناب اسپیکر! بلوچستان کے لوگ اپنی سیکورٹی فورس کے ساتھ ہے، پاکستان کے ساتھ ہے ، پاکستان کے ساتھ ہمارا جینا مرنا تھا، پاکستان کے ساتھ ہمارا جینا مرنا ہے اور پاکستان کے ساتھ جینا مرنا ہوگا۔ کسی بھی صورت میں یہ میں جو ہزار سال آپ کو کہہ رہا تھا ناں symbolically کیلئے کہہ رہا تھا، میں آج بھی اپنی اُس resilience آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ we will not کسی صورت بھی، یہ نہیں ہوسکتا ہے یہ لاحاصل تو لہٰذا بلوچ اِس لاحاصل جنگ سے اپنے آپ کو دور کر لیں۔ جناب اسپیکر! میں صبح لکھی ہوئی تو اجازت بھی نہیں ہے اور میں لکھی ہوئی تقریریں کرتا بھی نہیں ہوں لیکن کوئی آزاد نظم سی میرے دماغ میں آئی ہے کہ جو میں بشیر زیب کو اللہ نذر کو اور اِن لوگوں کو سُننا چاہتا ہوں اگر آپ مجھے اجازت دیں کیونکہ i need your permission for this کہ میں اِس کو پڑھ لوں تو i will be very grateful جی۔

جناب اسپیکر: please go ahead۔

جناب قائد ایوان: یہ جو لاشیں ہے یہ صرف جسم نہیں ہے۔ یہ وہ خواب ہے جو آنکھوں میں چراغ بن کر جلتے تھے۔ یہ وہ ہاتھ ہیں جو رزق کی تلاش میں نکلیں۔ خون کے صورت میں لکھ دیئے گئے۔ یہ سناٹا ہے آج ایوانوں میں یہ خوف نہیں ہے جناب اسپیکر! اِس قوم کا ضبط ہے۔ جو چیخنے سے پہلے اپنے زخم جانتی ہے۔ پھر میں اُن سے مخاطب ہوں نام لے کے مخاطب ہوں۔ کہ افغانستان کے اندر بیٹھ کے سکوٹر پر ویڈیوز بنا کر تم اِس قوم کو مرعوب نہیں کر سکتے ہو۔ سوائے انڈین

پیسوں کے اُن کے proxies کے ,استعمال کر کے mark my words جناب اسپیکر!استعمال کر کے اِن کو بھی اِسی طرح پھینک دیا جائے گا mark my words بلوچستان کے لوگ سُن لیں کہ اِن proxies کو استعمال کر کے بے یار و مددگار پھینک دیا جائے گا اور یہ آپ دیکھ لیجیے گا یہ وقت بہت جلد آئے گا۔اُن کی طرف میں کہہ رہا ہوں کہ دہشت گردوں بشیر زیب، رحمٰن گل، اللہ نذر، حیر بیار مری so and so on تم نے سمجھا تھا کہ بارود سے راستے بدل دیئے جاتے ہیں؟تم نے سمجھا تھا کہ لاشوں سے حوصلے ٹوٹتے ہیں؟ (خاموشی/اذان مغرب)

شکریہ جناب اسپیکر! rythem تو توڑ دیا مولوی صاحب نے لیکن lets start again۔یہ دہشت گردوں کیلئے جو میرا پیغام تھا تم نے سمجھا تھا کہ بارود سے راستے بدل دیئے جاتے ہیں؟تم نے سمجھا تھا کہ لاشوں سے حوصلے ٹوٹتے ہیں؟تم نے تاریخ کو نہیں پڑھا،قومیں لاشوں سے نہیں قومیں تم جیسے بے ضمیروں سے بھری ہے یہ بلوچستان ہے یہاں مٹھی عام نہیں۔یہاں ہر ذرہ ایک شہید کی گواہی دیتا ہے۔یہاں خون بہتا نہیں یہاں خون عہد بن جاتا ہے۔ہم نے ماؤں کی سسکیاں سُنی ہیں ہم نے باپوں کی خاموشی پڑھی ہے ہم نے بچوں کی آنکھوں میں ادھورا کل دیکھا ہے۔مگر سُن لو،ہم نے کسی ماں کو قوم پر سے ایمان اُٹھتے نہیں دیکھا ہے۔آج ہم غم میں ہیں یہ سچ ہے۔مگر ہم نے غم کو طاقت میں بدلنا سیکھ لیا ہے۔آج ہم زخمی ہے یہ سچ ہے مگر یہ زخم ہماری کمزوری نہیں ہے ہماری پہچان ہے۔یہ جو وردی میں کھڑا سپاہی یہ جو کتاب اُٹھائیں طالب علم،یہ جو ماں دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھائیں بیٹھی ہے یہ سب اِس جنگ کا حصہ ہے اور ایسی جنگ گولی سے ہاری نہیں جاتی ہے ہم وعدہ کرتے ہیں کہ یہ خون صرف قبرستانوں میں نہیں سوئے گا یہ خون انصاف کی شکل میں جاگے گا۔یہ چیخ قانون بن کر بولی گی،یہ بیوہ کا درد، یہ یتیم کا درد، یہ بوڑھے باپ کا درد، یہ بوڑھی ماں کا درد ریاست کی طاقت بنے گا۔تم اندھروں کے سوداگر ہو اور ہم چرغوں کے وارث۔تم نفرت بانٹتے ہو اور ہم ایک دوسرے کا ہاتھ تھامتے ہیں۔یہ بلوچستان ہے یہاں مایوسی کو زیادہ دیر ٹھہرنے کی اجازت نہیں ہے۔یہ پاکستان ہے یہاں شہادت قوم کو زندہ رکھتی ہے اور آج ہم اعلان کرتے ہیں ہم ڈریں گے نہیں ہم بکھریں گے نہیں ہم اپنے شہیدوں کے مقدس خون کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ یہ جنگ ہم جیتیں گے ہم ٹوٹ سکتے ہیں مگر جھک نہیں سکتے ہیں۔ہم زخمی ہو سکتے ہیں مگر ہم خاموش نہیں ہو سکتے ہیں جناب اسپیکر! پاکستان ہمیشہ زندہ باد۔

جناب اسپیکر: thank you very much, thank you very much honorable leader of the house۔صوبے میں امن وامان کی صورتحال کے بابت اراکین اسمبلی کی بحث مکمل ہوئیں۔اب اسمبلی کا اِجلاس بروز جمعہ مورخہ 20 فروری 2026 بوقت سہ پہر 3 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 6 بجکر 28 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)